مسواک کے فضائل



تصنیفِ لطیف

حضور فیض ملت مفسر اعظم پاکستان
حضرت علامہ الحافظ ابو صالح مفتی

محمد فیض احمد اویسی رضوی رحمۃ اللہ علیہ

Uwaisi Books
www.faizahmeduwaisi.com

پیش لفظ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمُ

سُنّت مِسواک تقریباً متۡرُوۡک(ترک)ہوچکی ہے دعوتِ اسلامی کے احباب اس پر عمل پیراہوچکے ہیں۔سیدُنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ تو مِسواک کو قلم کی طرح کان پر سجائے رکھتے تھے اور دعوت اسلامی کے احباب جیب میں ایک خانہ علیحدہ تیار کرواکر مِسواک کو سینے سے لگائے ہوئے ہیں بھلے معلوم ہوتے ہیں۔کاش علماءِ کرام ومُدَرِّسِیْن اپنے تلامذہ اور خود بھی اور مُقررین اپنے حلقہ اثر میں اور خود بھی اور پیرانِ کرام اپنے مریدین اور خود بھی مِسواک کی عادت ڈالیں تو یہ سُنّت مبارکہ مکمل طور پر زندہ ہوجائے اور قیامت میں سو شہیدوں کا ثواب پائیں۔ فقیر کے پاس قلم ہے اس کے ذریعے امت مصطفیٰ ﷺ تک پیغام پہنچارہا ہے۔خدا بھلا کرے عزیزم حاجی محمد اسلم قادری عطاری اور حاجی محمد احمد عطاری کراچی(باب المدینہ)کا انہوں نے اس کی اشاعت کی حامی بھری ہے۔

فقط والسلام

فَجَزَاھُمَا اللّٰہُ تعالیٰ خَیۡرَ الۡجَزَاءِ

وَمَا تَوۡفِیۡقِیۡ اِلَّا بِاللّٰہِ الۡعَلِیِّ الۡعَظِیۡمِ وَصَلَّی اللّٰہ تَعَالیٰ علیٰ حَبِیۡبِہِ الۡکَرِیۡمِ الۡاَمِیۡنُ

وَعَلیٰ آلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ اَجۡمَعِیۡنُ

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔پاکستان

۱۳ ذیقعد ۱۴۲۲ھ

مقدمہ

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ وَحۡدَہٗ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنۡ لَّا نَبِیَّ بَعۡدَہٗ

امابعد! فقیر نے مِسواک کی اہمیت کے پیشِ نظر تین ضَخِیۡم(بڑی جسامت والے/بڑے)رسالے لکھے ہیں۔

(۱)ٹوتھ پیسٹ اور مسواک۔ یہ عزیزم الحاج محمد اسلم صاحب قادری اُویسی عطاری نے شائع کیا ہے۔

(۲)فضائل ومسائل مسواک۔اس کی طَبَاعَتْ (چھپائی) کا قُرْعَہ (حصہ) عزیزم والحاج محمد احمد اُویسی قادری عطاری کے نام نکلا ہے اس کی اشاعت کی موصوف نے حامی بھری ہے۔

(۳)التریاک فی تحقیق المسواک۔ یہ ایک ضَخِیْمْ (موٹی) کتاب ہے کسی مردِ مولیٰ کا انتظار ہے انشاءاللہ تعالیٰ یہ بھی منظر عام پر آ جائیگی۔اس رسالہ ''مِسواک کے فضائل ومسائل'' کا مقدمہ ملاحظہ ہو۔

مِسواک عربی لفظ اور اسم آلہ کا صیغہ ہے۔از سَاکَ یَسُوْکُ سَوْکًا بچوں (اسی طرح) قَالَ یَقُوْلُ قَوْلًا۔ (ثلاثی) مزید ومُجَرَّدْ (اصطلاح صَرف) کا ایک ہی معنی ہے۔اہلِ عرب کہتے ہیں سوک الشئی تسویکا، سَوْک و تَسْوِیْکْ ہر دونوں کا معنی رگڑنا کہا جاتا ہے، سوک الانسان نالعود اس نے دانتوں کو لکڑی سے رگڑا۔[1] اس کا معنی کمزوری سے لڑکھڑاتے ہوئے چلنا اور آہستہ چلنا بھی آتا ہے۔ کہا جاتا ہے سَاکَ سِوَاکًا و تَسَاوُکُ (مصادر ابوابِ صرف) یوں ہی تَفَعُّلْ و اِفْتِعَالْ (ابوابِ صرف) کے باب پر ہو تب بھی یہی معنی ہوتا ہے مثلاً تَسَوَّکَ تَسَوُّکًا (ابوابِ صرف) اور اِسْتَاکَ اِسْتِیَاکًا (ابوابِ صرف) بمعنی مِسواک کرنا۔ عربی میں مِسواک کو سِواک (بکسر السین) بھی کہتے ہیں اس کی جمع سُوْکُ آتی ہے لیکن اَلْسِواک کی جمع اَلْمَسَاوِیْکْ آتی ہے اس کے فضائل ومسائل آتے ہیں۔

ان شاء الله تعالیٰ۔

ہر دانت قیمتی موتی ہے: فقیر اُویسی غفرلہ نے اپنی تصنیف ''التریاک فی المسواک'' میں مِسواک کے یک صد (۱۰۰) فوائد ذکر کئے ہیں ان میں ایک حفاظتِ دَنْدَانْ (دانت کی حفاظت) بھی ہے۔

انسان اگر جوہر شناس (موتیوں کی پہچان رکھنے والا) ہو تو اسے یقین ہو کہ اس کا ایک ایک دانت بیش بہا (بہت زیادہ) قیمتی جوہر ہے۔ لیکن افسوس کہ یہ قیمتی جوہر صفائی نہ کرنے کی غفلت سے ایک ایک ہو کر انسان کا بیش بہا (بہت زیادہ) خزانہ ضائع ہو جاتا ہے۔ پھر زندگی بھر دانتوں کے بغیر ہزاروں مشکلات میں گرفتار رہنا پڑھتا ہے۔

تمام اَطِبَّاء اور ڈاکٹر متفق ہیں کہ دانتوں کی صفائی ضروری ہے اور صفائی کا بہتر طریقہ مِسواک ہے لیکن سخت افسوس ہے حضرتِ انسان کا یہ دانتوں کی صفائی نہیں کرتا پھر چڑھتی جوانی میں ہی اِن انمول موتیوں سے محروم ہو جاتا ہے بلکہ دانتوں کی صفائی نہ ہونے کی وجہ سے اِنہیں جب درد اٹھتا ہے تو اِن کے نکلوانے پر ہزاروں روپے خرچ کئے جاتے ہیں۔ بہت سے اَحباب کو ہم نے دیکھا ہے کہ دانت نکلوا کر مَسْت جوانی میں سو سالہ بڑھے معلوم ہوتے ہیں۔

نیم حکیم خطرۂ جان: آج کل ڈاکٹروں (نیم خواندہ بلکہ کمپاؤنڈر قسم کے معالجین کی) بہتات ہے جوں ہی کسی سے دانت کا درد سنا تو بہت سخت اور لاعلاج بیماریوں کا خطرہ بتلا کر دانت نکال دیئے یہاں طب کے ایک رسالہ سے ایک مُکالمہ لکھنا خالی اَز دلچسپی (دلچسپی سے خالی) نہیں۔

---

[1] (القاموس المحيط، حرف الكاف فصل الشين، 944/1، مؤسسة الرسالة للطباعة والنشر والتوزيع، بيروت–لبنان، الطبعة: الثامنة، 1426 ھ 2005م)

ڈاکٹر: یہ جو تمہیں پیٹ کی بیماری ہے اور یہ تمہارے دماغ میں نزلہ جم گیا ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ تم دانت نکلواڈالو تمہارے دانتوں میں پائیریا[2] ہے۔

بیمار: کتنے دانت نکلوائیں۔

ڈاکٹر: پوری بتیسی (۳۲)

بیمار: اگر دانت نہ نکلوائے تو کیا ہوگا؟

ڈاکٹر: دانت کے ساتھ آنت ہے۔ دونوں میں سے کوئی ایک تو نکلوانا ہی ہوگی۔

بیمار: بِلا تامّل (بغیر غور و فکر کئے) بیمار (مریض) نے ایک ایک کرکے دانت نکلوانا شروع کئے۔ یہ دندان ساز (Dentist) بھی کیا خوب ساز ہوتا ہے۔ دانت نکالتا ہے تو دانت کے ساتھ آنت بھی حرکت میں آجاتی ہے۔

ڈاکٹر دندانِ شکن: دندان ساز (Dentist) کا پہلا روپ دندان شکن (دانت توڑنا) ہوتا ہے اور جب وہ یہ کام ختم کرلیتا ہے تو دندان ساز (Dentist) بن جاتا ہے۔

کہتے ہیں کہ نقلی دانت اصلی دانتوں سے اچھے ہوتے ہیں۔ اصلی دانتوں سے صحت خراب ہوجاتی ہے اور نقلی دانت لگاتے ہی انسان پہلوان ہوجاتا ہے اور پھر پائیریا اصلی دانتوں میں ہوتا ہے۔ نقلی دانت لگواتے ہی پائیریا ختم ہوجاتا ہے۔ پائیریے کا کوئی علاج نہیں بس اس کا یہی علاج ہے کہ مزے سے بیٹھے اپنے دانت نکلوادو۔

یہ بھی اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ پائیریا دانتوں میں ہوتا ہے اگر خدانخواستہ آنکھ میں ہوجاتا تو کوئی کیا کرلیتا۔

بیمار: غرض یہ کہ بیمار (مریض) نے اپنے بتیس (۳۲) دانت ایک ایک کرکے نکلواڈالے اور دانت نکالنے پر پانچ روپے دیئے یعنی ۱۷۰ روپے دندان شکن ڈاکٹر کے نذر (عطاء) کئے اس کے بیمار (مریض) نے چھ ماہ بغیر دانتوں کے کاروبار چلایا اور حال وہی جو دانتوں سے الفاظ متعلق تھے ان کا صحیح تلفظ نہ ہونے پر بیمار کو تکلیف اور پریشانی کے علاوہ سامعین کو کچھ پلے نہ پڑتا اور دانتوں کے بغیر رسوائی الگ۔

دندان ساز ڈاکٹر: وہی جو دندان شکن تھے وہ دندان ساز ڈاکٹر بھی ہیں بیمار (مریض) کو اُس نے مشورہ دیا کہ مصنوعی دانت بنوالو اور یہ کام بھی یہی خادم سرانجام دیگا۔

بیمار: مرتا کیا نہ کرتا کہا سرِ تسلیم خم جو مزاج سرکار میں آئے کل صبح کی حاضری کا دم بھرا اور حاضر ہوگیا۔

---

[2] پائیوریا یا ماسخورہ مسوڑھوں کی بیماری ہے۔ دانتوں کی جڑوں کے ارد گرد جو باریک ممبرین یا جھلی ہوتی ہے اس کو متاثر کرتی ہے۔ اس بیماری سے دانت ڈھیلے ہوجاتے ہیں اور مسوڑھے سکڑ جاتے ہیں۔ یہ بیماری نوجوانوں میں دانت ضائع ہونے کی سب سے بڑی وجہ ہے۔ دانتوں اور مسوڑھوں سے خون آتا ہے۔ مسوڑھوں کے کنارے متورم ہوتے ہیں اور ان کے نیچے سے پیپ آتی ہے کیونکہ ان کے نیچے جڑوں تک ناسور ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر: پہلے بیمار کے منہ کا سَروے کیا مسوڑھوں اور جبڑے کا ناپ لیا۔ پہلا سروے بہت گرم تھا موم پگھلا کر مسوڑھوں میں رکھا اتنی ہی تکلیف ہوئی جتنی پوری بتیسی بَیک وقت نکلواتے وقت ہو سکتی ہے۔

گرم سَروے کے بعد ٹھنڈا ناپ ہوا جس کی وجہ سے بیمار چار دن تک فلُو(Flu) میں مبتلا رہے اور بیمار کے منہ کو نَمونیہ کا عارِضہ ہو گیا۔ اب سرد و گرم چَشِیدہ(چکھا ہوا) کا مطلب بیمار نے سمجھا ورنہ اس سے پہلے بے خبر تھا۔

بیمار: مصنوعی بتیسی (۳۲) لگائی گئی تو بیمار نے گھر والوں کو دانت دکھائے تو سب نے بڑی حیرت سے دانت دیکھے۔

اھل خانہ: یہ کیا ہے؟

بیمار: یہ دانت ہیں۔

بچہ: ایک بچے نے کہا آپ مذاق کر رہے ہیں یہ تو کچھ اور ہے۔

دوسرا بچہ: دوسرا بچہ بولا دانت نکال کر بولئے آپ کی بات سمجھ میں نہیں آتی۔

نئے دانتوں والا: جب شام کو ہم دوستوں کی محفل میں ان نئے دانتوں والے منہ سے گوہر افشاں(موتی یعنی دانت ظاہر) ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ ہمارے سب دوست آنکھیں بند کر کے اور ہاتھ باندھ کر بیٹھ گئے۔ دانت نکال کر پوچھا۔۔۔ آپ لوگ یہ کیا کر رہے ہیں۔ کہا۔۔۔ آپ عربی میں کچھ قرأت فرما رہے تھے کیونکہ نئے دانتوں والے کا کچھ لہجہ اسی طرح کا ہوتا ہے۔

اب ان نئے دوستوں سے یہ ہوا کہ جب ہمیں ٹھیک ٹھیک بات کرنی ہوتی ہے تو ہم یہ دانت نکال کر بات کرتے ہیں اور جب ہمیں کسی کو ٹالنا ہوتا ہے یا جس سے بات کرنے کو جی چاہتا تو بتّیسی لگا لیتے ہیں۔

دانتوں کا بُرا حال: پچھلے دِنوں ہم نے اس نئی بتّیسی سے مولی کی ایک قاش(ٹکڑا) کھانی چاہی تو ہم نے سب سے پہلے اس قاش(ٹکڑے) کو داڑھوں میں دَبایا اور جب داڑھوں کا اس پر زور ڈالا تو بتّیسی منہ سے نکل گئی اور اب یہ ہوتا ہے کہ جب ہم کو کھانا ہوتا ہے تو بتّیسی نکال کر کھاتے ہیں۔

دانت پھر بھی نکالنے ہوتے ہیں: اسی طرح جب ہمیں بولنا ہوتا ہے تو بتّیسی نکال کر بولتے ہیں اگر کسی بھائی کو اس قسم کی نایاب و عجیب و غریب بتّیسی کی ضرورت ہو تو وہ ہم سے حاصل کر سکتا ہے۔ ہم اپنے بھائیوں کے فائدے کے لئے اپنی یہ نئی نَویلی اور اَنوکھی بتّیسی دینے کو تیار ہیں اور اگر آپ کُھلے جبڑے کے آدمی بننا چاہتے ہیں تو ہماری یہ بتّیسی ضرور استعمال کیجئے......آزمائش شرط ہے۔

اس بتّیسی کو لگانے کی وجہ سے ہمارے منہ میں اب جبڑے کی کوئی حد نہیں رہی ہے۔(بشکریہ روزنامہ حریت کراچی)

اس مکالمہ سے فقیر اُویسی کا مطلب یہ ہے کہ دانتوں کی قدر کیجئے اور اس کے لئے بہترین حفاظت مِسواک ہے جس کے چند فضائل احادیث نبویہ سے عرض کر دیئے جاتے ہیں۔

فضائل مسواک: مِسواک شریف کے بیشمار فضائل ہیں۔ فقیر چند احادیث مبارکہ پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہے۔

فضائل از احادیث مبارکہ

(۱) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ مِسواک مُنہ کی پاکی کا سَبب اور پروردگار کی خُوشنودی کا باعث ہے۔[3]

(۲) حضرت ابوایوب رضی اللہ تعالیٰ عنہ راوی ہیں کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے چار باتیں رسولوں کے طریقے میں ہیں۔ حیا کرنا، خوشبو لگانا، مِسواک کرنا، نکاح کرنا۔[4]

(۳) حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مِسواک کرتے اور پھر مجھ کو دے دیتے تا کہ میں اسے دھو ڈالوں۔[5]

(۴) ایک اور حدیث کے مطابق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور مجھ کو مِسواک کرنے کا حکم دیا پہلے میں ڈرا کہ مِسواک کی زیادتی منہ کو نہ چھیل ڈالے۔[6]

(۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے مِسواک کے متعلق بہت کچھ بیان کیا ہے۔[7]

فائدہ: یعنی مِسواک کی سخت اور بہت زیادہ تاکید فرمائی ہے لیکن افسوس ہے اس اُمتی کا جس نے اپنے نبی کریم ﷺ کی ایک نہ مانی کہ مِسواک کا عادی نہ بنا۔

(۶) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: وہ نماز جس کے لئے مِسواک کی گئی ہے اس نماز پر جس کے لئے مِسواک نہیں گئی ہے ستر درجے فضیلت رکھتی ہے۔[8]

فائدہ: دنیا میں تاجروں کی عادت ہے کہ جہاں تجارت کا نفع زیادہ دیکھتے ہیں وہاں پہنچ جاتے ہیں خواہ اس میں کتنی ہی مُشقّت اُٹھانی پڑے پھر مال کمانے کے بعد اسے یقین بھی نہیں کہ اس کمائی سے نفع بھی اٹھائیگا یا کمائی کے بعد مر جائیگا لیکن آخرت کا کسی کو خیال تک نہیں جہاں ایک ایک نیکی کی سخت ضرورت ہو گی پھر جو نیکی قبول ہوئی اس کا قبر و حشر میں دَائمی (ہمیشہ) نفع ہی نفع ہے۔

---

3) (صحيح البخاري، كتاب الصوم، باب سواك الرطب واليابس للصائم، 31/3، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

4) (سنن الترمذي، أبواب النكاح، باب ما جاء في فضل التزويج، والحث عليه، 383/3، الحديث 1080، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

5) (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب غسل السواك، 14/1، الحديث 52، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

6) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، حَدِيثُ أَبِي أُمَامَةَ الْبَاهِلِيِّ الصُّدَيِّ، 602/36، الحديث 22269، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

7) (صحيح البخاري، كتاب الجمعة، باب السواك يوم الجمعة، 4/2، الحديث 888، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

8) (السنن الصغير للبيهقي، كتاب الطهارة، بَابُ السِّوَاكِ وَمَا فِي مَعْنَاهُ مِمَّا يَكُونُ نَظَافَةً، 41/1، الحديث 80، جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي- باكستان، الطبعة: الأولى، 1410هـ 1989م)

(۷)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں اپنی اُمت پر اس بات کو مشکل نہ جانتا تو اس کو یہ حکم دیتا کہ وہ عشاء کی نماز دیر سے پڑھے اور ہر نماز کے لئے مِسواک کرے۔[9]

فائدہ: اس حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ اُمورِ شرعیہ میں منجانب اللہ (اللہ تعالیٰ کی طرف سے) مختار (اختیار دیئے ہوئے) ہیں۔

یونہی اُمورِ تَکْوِینِیَہ میں اس کی مختصر تشریح آئیگی۔ (انشاءاللہ تعالیٰ)

(۸)حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دس باتیں فطرت میں ہیں یعنی دس دین کی باتیں ہیں۔

لبوں کے بال کاٹنا، داڑھی بڑھانا، مِسواک کرنا، ناک میں پانی دینا، انگلیوں کے جوڑوں کو دھونا، بغلوں کے بال کاٹنا، زیرِناف بالوں کا صاف کرنا، اِستنجاء میں پانی خرچ کرنا۔ روایت پیش کرنے والے راوی بھول گئے۔[10]

فائدہ: دسویں بات ہو سکتا ہے کلی کرنا ہو۔ ایک روایت میں داڑھی بڑھانے کے بجائے خَتنہ کرانے کے الفاظ درج ہیں۔ خَتنہ کے متعلق فقیر کا رسالہ پڑھئے ''ختنہ کی تحقیق اور احکام'' مطبوعہ ہے۔

(۹)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری امت پر شَاق (دُشوار) نہ ہوتا تو البتہ میں ان کو ہر وضو کو ساتھ مِسواک کا حکم فرماتا۔[11]

(۱۰)حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر میری اُمت پر شَاق (دشوار) نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے ساتھ مِسواک کا حکم فرماتا۔[12]

(۱۱)حضرت زینب بنت حجش رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے سنا اگر میری امت پر شاق (دشوار) نہ ہوتا تو میں ان کو ہر نماز کے وقت مِسواک کا حکم فرماتا جیسا کہ وضو ہر نماز کے لئے کرتے ہیں۔[13]

---

9) (سنن ابن ماجه، كتاب الصلاة، باب وقت صلاة المغرب، 226/1، الحديث 690، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

10) (السنن الصغير للبيهقي، كتاب الطهارة، بَابُ السِّوَاكِ وَمَا فِي مَعْنَاهُ مِمَّا يَكُونُ نَظَافَةً، 41/1، الحديث 82، جامعة الدراسات الإسلامية، كراتشي- باكستان، الطبعة: الأولى، 1410هـ 1989م)

11) (مسند الإمام أحمد بن حنبل مسند ابي هريرة، 302/7، الحديث 7504، دار الحديث – القاهرة، الطبعة: الأولى، 1416 هـ 1995 م)

12) (سنن الترمذي، بَابُ مَا جَاءَ فِي السِّوَاكِ، أَبْوَابُ الطَّهَارَةِ، 34/1، الحديث 22، شركة مكتبة ومطبعة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثانية، 1395 هـ 1975 م)

13) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، حديث زينب بنت جحش رضى الله عنها، 405/45، الحديث 27415، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001م)

فائدہ: اس میں مِسواک کی اہمیت کااندازہ لگائیے کہ امت کی غمخواری پیشِ نظر تھی ورنہ اس کا حکم ہر نماز کے لئے فرض تھا جیسا کہ بعض روایات میں لفظ فرض بھی آیا ہے۔(بہار شریعت)

نکتہ: حدیث شریف کی تصریح سے ثابت ہوا کہ اُمور(دینی معاملات) کا فرض قرار دینا اور اس کی نفی نبی پاک ﷺ کے قبضہ اختیار میں ہے۔یہی اہلِ حق کا مذہب ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ امورِ تشریعیہ (شریعت کے معاملات)ہو امورِتکوِیْنِیَہ میں منجانب اللہ ماذون(اللہ تعالیٰ کی طرف سے اجازت یافتہ) و مختارِ کل(ہر چیز میں اختیار والے) ہیں اس کی تفصیل دیکھئے فقیر کی تصنیف ''اختیار الکل لمختار الکل''

انتباہ: حضور اکرم ﷺ کی شفقت برأمت بھی نہ بھولئے کہ ہر اَمر میں امت کی سہولت وآسانی مدِّ نظر ہے کہ اُمور(ضروری معاملات) کی فرضیت تو ٹالنا گوارا ہے لیکن امت کو مُشقت میں ڈالنا ناگوار ہے۔اِدھر نااہل اُمتی کا یہ حال ہے کہ ادائیگی نماز کا تو عادی ہی نہیں بنتا تو پھر وضو کیسے کریگا اور مِسواک کا استعمال تو دور کی بات ہے اور اپنے جیسے بلکہ بہتر لوگوں کو دیکھتا بھی ہے کہ یہ حضرات دانتوں کی معذوری کی وجہ سے لوگوں کی نظروں میں گرے ہوئے ہیں اگر وہ مِسواک استعمال کرتا تو اسے یہ وقت نہ دیکھنا پڑتا۔

(۱۲)حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ رات کو دو دو رکعت نماز پڑھ کر مِسواک کرتے تھے۔[14]

(۱۳)حضرت حذیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تَہجّد(کی نماز کے لئے) کھڑے ہوتے تو اپنا منہ مبارک مِسواک سے صاف فرماتے۔[15]

(۱۴)اُم المومنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے بے شک رسول اللہ ﷺ کے لئے وضو کے پانی اور مِسواک کو رکھا جاتا تو جب رات کو اُٹھتے قضائے حاجت فرماتے پھر مِسواک فرماتے۔[16]

(۱۵)آپ ہی سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ رات اور دن کے سونے سے جب بیدار ہوتے تو وضو سے پہلے مِسواک کرتے۔[17]

(۱۶)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا: میں نے ایک رات سرکار ﷺ کی بارگاہ میں گزاری جب آپ نیند سے بیدار ہوئے طہارت کے لئے تشریف لائے۔آپ ﷺ نے مِسواک لے کر فرمائی پھر یہ آیات پڑھیں۔

اِنَّ فِیْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَ اخْتِلَافِ الَّیْلِ وَ النَّهَارِ لَاٰیٰتٍ لِّاُولِی الْاَلْبَابِ(۱۹۰) (پارہ ۴، سورۃ آل عمران آخری رکوع)
قریب تھا کہ سورت ختم کرتے یا ختم کردی پھر وضو فرمایا۔

---

14) (سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، 106/1، الحديث 288، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

15) (مسند الإمام أحمد بن حنبل، حَدِيثُ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ، 278/38، الحديث 23242، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الأولى، 1421 هـ 2001 م)

16) (سنن ابن ماجه، كتاب إقامة الصلاة، والسنة فيها، باب ما جاء في الوتر، 106/1، الحديث 1191، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

17) (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل، 15/1، الحديث 57، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

پس مصلّی پر تشریف لائے دو رکعت نماز پڑھی پھر اپنے بستر کی طرف تشریف لے گئے۔ پس آپ سوئے جتنا اللہ نے چاہا پھر بیدار ہوئے اور اسی کی مِثل کیا۔ پھر اپنے بِستر پر تشریف لاکر سوئے پھر بیدار ہوئے اور اس کی مِثل کیا۔ ہر بار مِسواک کی اور دو رکعت نماز پڑھی اور پھر وتر پڑھے۔ [18]

(رواہ ابو داود)

فائدہ: حضور اکرم ﷺ کوئی عمل نہ کرتے تب بھی اللہ تعالیٰ کے یہاں آپ سے کوئی باز پرس (پوچھ گچھ) نہ ہوتی کیونکہ آپ ﷺ محبوبِ خدا ہیں (ﷺ) باوجود اس کے آپ مُسْتَحَبَّاتْ تک ترک نہ فرماتے اور ہر نیکی کا سخت سے سخت تر اہتمام فرماتے تو صرف امت کی ترغیب کے لئے کہ یوں عمل کروگے تو تم بھی میری طرح اللہ تعالیٰ کے محبوب بن جاؤ گے اسی لئے اللہ تعالیٰ نے تمھیں فرمایا ہے!

لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔ (سورۃ احزاب)

انتباہ: آپ کے اس طرزِ عمل سے بعض لوگوں کو غلط فہمی ہوئی ہے کہ آپ ﷺ ہمارے جیسے مجبور بشر ہیں حالانکہ آپ مجبور بشر نہیں محبوب بشر ہیں (ﷺ) تفصیل کے لئے دیکھئے فقیر کی تصنیف "البشریة لتعليم الامة"

(۱۷) حضرت زید بن خالد الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ گھر سے نماز کے لئے نہ نکلتے تھے یہاں تک کہ مِسواک نہ کر لیتے یعنی دولت کدہ سے وضو کر کے باہر تشریف لاتے۔ [19]

فائدہ: اس طرح گھر سے وضو کر کے نماز کے لئے مسجد میں آنے سے عمرہ کا ثواب ہے۔ تفصیل کے لئے فقیر کا رسالہ "غریبوں کا حج" پڑھئے۔

(۱۸) حضرت شُریح بن ہانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے کہا کہ نبی کریم ﷺ گھر میں تشریف لاکر پہلے کیا کام کرتے تھے فرمایا مِسواک۔ [20] (رواہ مسلم)

فائدہ: گھر میں تشریف لاکر سب سے پہلے آپ مِسواک کرتے تھے۔ آپ کا یہ عمل مُبارک طبعِ شریفہ (طبعیت شریف) کی اعلیٰ ستھرائی ونُزْہَتْ (پاکیزگی) اور اہلِ خانہ کے ساتھ حُسنِ مُعاشرت کی بناء پر تھا اور یہ عمل در حقیقت اُمت کو اپنے اہلِ خانہ کے ساتھ حُسنِ مُعاشرت کی تعلیم ہے کہ اپنے گھر کے ماحول میں بھی نہایت پاکیزگی وطہارت میں رہیں اور بیوی بچوں کے ساتھ میل مِلاپ کے وقت بھی نَظافت وصفائی کو ملحوظِ خاطر رکھیں۔

(۱۹) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا: "میں خواب میں اپنے آپ کو مِسواک کرتے ہوئے دیکھتا ہوں۔ اس دوران دو آدمی میرے پاس آئے ایک بڑا دوسرا چھوٹا میں نے وہ مِسواک چھوٹے کو دے دی۔ مجھے کہا گیا بڑے کو دو میں نے بڑے کو دے دی"۔ [21]

---

18) (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل، 15/1، الحديث 58، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

19) (المعجم الكبير، باب الزاي صالح بن نبهان مولى التوأمة، عن زيد بن خالد، 254/5، الحديث 5261، مكتبة ابن تيمية، القاهرة)

20) (صحيح مسلم، كتاب الطهارة، باب السواك، 220/1، الحديث 253، دار إحياء التراث العربي بيروت)

21) (صحيح مسلم، كتاب الرؤيا، باب رؤيا النبي صلى الله عليه وسلم، 1779/4، الحديث 2271، دار إحياء التراث العربي بيروت)

فائدہ: اس روایت میں مِسواک کی اہمیت کا اظہار ہے اور ساتھ ہی درس دیا گیا ہے کہ بڑوں کی تعظیم و تکریم ضروری ہے۔ اس میں چھوٹوں پر شفقت کا سبق ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے چھوٹے پر کرم کیا تو یہ مبنی بر شفقت (شفقت کی بِنا پر) تھا بڑے کو دینے میں۔

انتباہ: وَحی لاعلمی کی وجہ سے نہ تھا بلکہ اظہارِ تکریم کے لئے تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جبرائیل یہاں تک مجھ کو مِسواک کی وصیت کرتے رہے کہ مجھ کو اپنی داڑھوں کا خوف ہوا"۔[22] (رواہ الطبرانی)

(۲۰) اُم المؤمنین سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے مِسواک کو اس قدر لازم کیا ہے کہ مجھ کو اپنے منہ میں سے دانتوں کے گر جانے کا خوف ہے"۔[23] (رواہ الطبرانی)

(۲۱) حضرت ابو امامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جبرائیل جب بھی میری بارگاہ میں حاضر ہوئے تو انہوں نے مجھے مِسواک کا کہا بے شک مجھے خوف ہوا کہ میں اپنے گلے کے اگلے حصے کو زخمی ہی کر دوں گا"۔[24] (ابن ماجہ)

(۲۲) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مجھ کو مِسواک کا اس قدر حکم کیا گیا کہ مجھ کو خوف ہوا کہ کہیں میرے دانت نہ گر جائیں۔[25] (الترغیب)

فائدہ: اس میں اِعْتِدال (درمیانی روش) کا درس دیا گیا ہے کہ کوئی کام کتنا ہی اہم کیوں نہ ہو اس میں اِعْتِدال (درمیانی روش) ضروری ہے مثلاً یہی مِسواک کتنا ہی اہم ہے لیکن اِعْتِدال سے مُتَجَاوِز (حد سے بڑھنے والا) ہو گا تو مضر (نقصان) ہو گا۔

(۲۳) ابوداؤد شریف میں ہے کہ:

فَكَانَ زَيْدُ بْنُ خَالِدٍ يَشْهَدُ الصَّلَوَاتِ فِي الْمَسْجِدِ وَسِوَاكُهُ عَلَى أُذُنِهِ مَوْضِعَ الْقَلَمِ مِنْ أُذُنِ الْكَاتِبِ لَا يَقُومُ إِلَى الصَّلَاةِ إِلَّا اسْتَنَّ ثُمَّ رَدَّهُ إِلَى مَوْضِعِهِ۔[26] (رواہ ابوداؤد و ترمذی)

یعنی حضرت ابو سلمہ نے فرمایا کہ میں نے حضرت زید کو دیکھا کہ مسجد میں بیٹھے رہتے اور مِسواک بھی ان کے کان پر یوں رکھی ہوتی جیسے کاتب اپنے کان پر قلم رکھتا ہے اور جب بھی نماز کے لئے کھڑے ہوتے تو مِسواک کر لیتے پھر اسے اپنی جگہ پر رکھ لیتے۔

فائدہ:

---

[22] (المعجم الكبير، بُرَيْدَةُ بْنُ الْحُصَيْبِ الْأَسْلَمِيُّ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ، 251/23، الحديث 510، مكتبة ابن تيمية القاهرة)

[23] (المعجم الأوسط، من اسمه: محمد، 323/6، الحديث 6526، دار الحرمين – القاهرة، عام النشر: 1415 هـ 1995 م)

[24] (سنن ابن ماجه، كتاب الطهارة وسننها، باب السواك، 106/1، الحديث 289، دار إحياء الكتب العربية فيصل عيسى البابي الحلبي)

[25] (الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، الترغيب في السواك وما جاء في فضله، 167/1، الحديث 14، مكتبة مصطفى البابي الحلبي – مصر، الطبعة: الثالثة، 1388 هـ 1968 م)

[26] (مشكاة المصابيح، كتاب الطهارة، باب السواك، 124/1، الحديث 390، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985)

(۱) مِسواک کو کان پر رکھنے سے معلوم ہوتا ہے کہ صحابہ رسول اللہ ﷺ کی سُنّت پاک پر عمل کرنے کے لئے ہر وقت مُستَعِدّ (تیار) رہتے تھے۔

صحابہ کرام بعض امور اپنے اِجتہاد (فکر وافکار) سے عمل میں لاتے جیسے انہی حضرت زید کا یہ عمل اپنا اِجتہادی تھا ان کے سوا یہ عمل کسی صحابی سے منقول ہے اور نہ ہی حضور ﷺ سے کوئی روایت ہے۔ یہ روایت حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے اجتہاد جیسا ہے وہ بھی وضو میں بَغل تک ہاتھ دھوتے تھے۔

(۲۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تین چیزیں ہیں جو مجھ پر تو فرض ہیں لیکن امتی کے لئے سُنّت ہیں۔ (۱) وتر (۲) مسواک (۳) قیام اللیل۔ [27] (رواہ الطبرانی والبیہقی)

فائدہ: اس حدیث شریف میں بھی امت سے شفقت کا اظہار ہے کہ وہ امور جو آپ نے اپنے لئے فرض فرمائے اور امت کے لئے فرض نہ ہونے دیئے حالانکہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ۔

(۲۴) اُم المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے فرماتی ہیں: " نبی کریم ﷺ مِسواک کرتے تو دھونے کے لئے مجھے عطا فرماتے۔ دھونے سے پہلے خود اپنے منہ میں اس سے مِسواک کرتی پھر اسے دھو کر حضور ﷺ کو دیتی "۔ [28] (رواہ ابوداؤد)

فائدہ: حضور اکرم ﷺ کے دہن مبارک سے برکت حاصل کرنے کے لئے اور انتہائی محبت کی وجہ سے سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا حضور سرورِ عالم ﷺ کی مِسواک استعمال فرماتیں اور آپ علیہ السلام کا مقصد بھی یہی ہوتا تھا صرف دھونا مقصود نہ ہوتا تھا۔ جب آپ بیمار تھے اس وقت بھی آپ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو اپنی مِسواک دی تاکہ سیدہ اسے اپنے دانتوں میں چبا کر اور نرم کر کے حضورِ اکرم ﷺ کو دیں۔ [29] اس میں سیدہ عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی فضیلت ہے کہ حضور اکرم ﷺ زندگی بھر ان کو محبت میں دوسری ازواج مطہرات سے ترجیح دیتے رہے اور بوقتِ وصال بھی اسی کا اِظہار فرمایا تاکہ اُمت ان سے عقیدت میں کمی نہ کرے کیونکہ آپ کو علم تھا کہ ایک قوم ہوگی وہ ام المومنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے سوئے عقیدت (ناپسندیدگی) رکھے گی آپ نے اِنتباہ (تنبیہ) فرمادیا لیکن ان کی بدقسمتی ہے کہ وہ حضور ﷺ کے اِنتباہ (تنبیہ) کے برعکس بی بی صاحبہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو برا بھلا کہتے ہیں۔

(۲۵) حضرت ابو بردہ اپنے والد رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی وہ کہتے ہیں میں نے دیکھا حضور اکرم ﷺ مِسواک فرما رہے تھے جو آپ کے ہاتھ میں تھی۔ آپ اُع اُع کی آواز نکال رہے تھے اور مِسواک آپ کے منہ میں تھی گویا قے کر رہے تھے۔ [30] (بخاری جلد 1 صفحہ 38)

[27] (المعجم الأوسط، باب الباء، من اسمه بكر، 315/3، الحديث 3266، دار الحرمين – القاهرة، عام النشر: 1415 هـ 1995 م)

[28] (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب في غسل السواك، 39/1، الحديث 52، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[29] (صحيح البخاري، كتاب المغازي، باب مرض النبي صلى الله عليه وسلم ووفاته، 13/6، الحديث 4450، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

[30] (صحيح البخاري، كتاب الوضوء، باب السواك، 58/1، الحديث 244، دار طوق النجاة، الطبعة: الأولى، 1422هـ)

(۲۶)انہی سے روایت ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی بارگاہ میں سواریاں مانگنے کے لئے حاضر ہوئے تو میں نے دیکھا کہ آپ زبان مبارک پر مِسواک پھیر رہے تھے۔[31] (ابوداؤد جلد 1 صفحہ 7)

(۲۷)حضرت ابو موسیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ حضور مِسواک فرمارہے تھے اور مِسواک کا کنارہ آپ کی زبان پر تھا اور آپ اپنا گلہ مبارک صاف فرمارہے تھے لہٰذا ''عاعا'' کی آواز آرہی تھی۔[32] (نسائی شریف)

فائدہ: حضور اکرم ﷺ مِسواک میں خوب مُبالغہ فرمایا کرتے تھے یہاں تک کہ آپ کے منہ مبارک سے "اُع اُع" کی آواز نکلتی تھی گویا کہ قے کرتے ہیں[33] اور ایک روایت میں "آعاآعا" آیا ہے۔ بعض روایات میں آہ آہ بھی آیا ہے اور بعض میں اُخ اُخ آیا ہے۔[34] (مدارج النبوۃ)

انتباہ: اس طرزِ ادا کی تفصیل آئیگی۔ انشاءاللہ تعالیٰ

(۲۸)حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اگر مِسواک کے ساتھ میں دو رکعتیں پڑھوں تو یہ مجھ کو زیادہ پسند ہیں اس سے کہ بغیر مِسواک کے ستر رکعتیں پڑھوں۔[35] (رواہ ابو نعیم، الترغیب جلد 1 صفحہ 124)

(۲۹)حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مِسواک کے ساتھ دو رکعتیں بغیر مِسواک کی ستر رکعتوں سے افضل ہیں"۔[36]

(۳۰)حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب بندہ مِسواک کرتا ہے پھر کھڑا ہو کر نماز پڑھتا ہے ایک فرشتہ اس کے پیچھے کھڑا ہو کر اس کی قرأت سُنتا ہے پھر اس کے نزدیک ہوتا ہے (یا حضور نے اس کے مثل کوئی کلمہ بیان فرمایا) یہاں تک کہ اس بندہ کے منہ پر اپنا منہ رکھ دیتا ہے۔ پھر اس کے منہ سے جو کچھ قرآن کریم میں سے نکلتا ہے وہ اس فرشتہ کے پیٹ میں چلا جاتا ہے۔ پس تم اپنے منہ قرآن کے لئے پاک کرو"۔[37] (رواہ البزاز، الترغیب جلد 1 صفحہ 124)

(۳۱)ایک حدیث میں رسول اللہ ﷺ فرماتے ہیں: "وضو ایمان کا حصہ ہے اور مِسواک وضو کا حصہ "۔[38] (رواہ ابو بکر بن ابی شیبہ)

---

[31] (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب كيف يستاك، 13/1، الحديث 49، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[32] (السنن الصغرى للنسائي، كتاب الطهارة، باب كيف يستاك، 9/1، الحديث 3، مكتب المطبوعات الإسلامية – حلب، الطبعة: الثانية، 1406 1986)

[33] (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب كيف يستاك، 13/1، الحديث 49، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[34] (مدارج النبوۃ مترجم، مِسواک، 419/1، شبیر برادرز، سن اشاعت 2004ء)

[35] (الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الطَّهَارَة، 102/1، الحديث 335، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1417)

[36] (الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الطَّهَارَة، 102/1، الحديث 336، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1417)

[37] (الترغيب والترهيب من الحديث الشريف، كتاب الطَّهَارَة، الترغيب في السواك وما جاء في فضله، 167/1، الحديث 15، دار الكتب العلمية – بيروت، الطبعة: الأولى، 1417)

[38] (المصنف، كتاب الطَّهَارَة، ما ذكر في السواك، 156/1، الحديث 1803، مكتبة الرشد الرياض، الطبعة: الأولى، 1409)

دوسری روایت میں ہے "مِسواک نصف وضو ہے اور وضو نصف ایمان"۔[39]

فائدہ: ایمان بغیر وضو کے کامل نہیں ہوتا اور وضو بغیر مسواک کے۔ اس سے مِسواک کا داخلِ وضو ہونا ثابت نہیں ہوتا جس طرح وضو داخلِ ایمان نہیں ہاں وجہ تکمیل ہونا مفہوم ہوتا ہے (یعنی ثواب کی تکمیل ہو جاتی ہے)۔

(۳۲) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے فرمایا رسول اللہ ﷺ نے مِسواک کرو (کہ یہ) سُنّت ہے۔[40]

(۳۳) حضرت عبداللہ بن حنظلہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے ہر نماز کے لئے وضو کا حکم فرمایا وضو ہو یا نہ ہو۔ جب اس پر آپ نے امت کے لئے مشقت محسوس فرمائی تو ہر نماز کے لئے مِسواک کرنے کا حکم فرمایا۔[41] (ابوداؤد)

فائدہ: امت پر شفقت تو مشہور ہے لیکن مسئلہ قابلِ توجہ ہے کہ مُشقّت کو آسانی سے خود بدلتے جارہے ہیں نہ وحی کا انتظار نہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ یہ مُشقّت آسان کردو۔ اس سے پھر کیوں تسلیم نہ کرلیں کہ آپ منجانب اللہ مختار الکل للکل (ہر شئ کے لئے کلی اختیار رکھنے والے) ہیں۔ (ﷺ)

مثلاً اس حدیث شریف پر غور کیجئے کہ پہلے ہر نماز کے لئے جدید وضو فرمایا اس میں امت کی مُشقّت محسوس فرمائی تو ہر نماز کے لئے مِسواک کا حکم فرمایا اس کے یہ حکم بھی موقوف فرمایا کہ صرف بے وضو کو وضو ہے نہ ہر نماز کے لئے نیا وضو اور نہ مِسواک۔

(۳۴) حضرت عبید ابنِ سباق رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک جمعہ میں ارشاد فرمایا: "اے مسلمانوں کے گروہ یہ وہ دن ہے جسے اللہ تعالیٰ نے عید بنایا لہٰذا بناؤ اور جس کے پاس خوشبو ہو اس کے لگانے میں حرج نہیں اور تم پر مِسواک لازم ہے"۔[42]

فوائد مسواک: ہمارا عقیدہ ہے کہ نبی پاک ﷺ جملہ امور دینیہ و دنیویہ کا علم ہے۔ اس لئے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کے لئے فرمایا ہے:

وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ

یعنی اور وہ (ﷺ) انہیں (امت) کو کتاب و حکمت سکھاتے ہیں۔

علمائے کرام نے فرمایا ہے کہ "الکتاب" سے دینی اور دنیاوی امور مراد ہیں یہی وجہ ہے کہ جن تحقیقات پر دانشوروں نے زندگی کے قیمتی لمحات صرف کرکے فوائد مرتّب کئے وہ ہمارے نبی پاک ﷺ نے چٹکیوں سے حل فرمائے۔ یہاں تفصیل کا وقت نہیں فقیر کی کتاب "الصحۃ فی اتباع" کا مطالعہ کریں یہاں بھی غور فرمائیں تو حقیقت کھل کر سامنے آجائے گی۔ احادیث سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ منہ کی صفائی اور دانتوں کی حفاظت پر بہت زور دیتے

---

39) (التَّنويرُ شَرْحُ الجَامِع الصَّغِيرِ، حرف السين المهملة، المعرف بألام من هذا الحرف، 481/6، الحديث 4819، كتبة دار السلام، الرياض، الطبعة: الأولى، 1432 هـ 2011 م)

40) (كنز العمال، كتاب الطهارة من قسم الأقوال، الباب الثاني: في الوضوء، الفصل الثاني: في آداب الوضوء السواك، 311/9، الحديث 26163، الناشر: مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

41) (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب السواك، 36/1، الحديث 48، دار الرسالة العالمية، الطبعة: الأولى، 1430 هـ 2009 م)

42) (المعجم الصغير، مَنِ اسْمُهُ الْقَاسِمُ، 50/2، الحديث 762، المكتب الإسلامي، دار عمار بيروت، عمان، الطبعة: الأولى، 1405 1985)

تھے۔ یہ کہنا بجا(درست)ہوگا کہ حضرت محمد ﷺ دنیا میں سب سے پہلے ڈینٹل ہیلتھ ایجوکیٹر (Dental Health Educator) بھی تھے اور دانتوں کی صفائی کی اہمیت سب سے پہلے آپ نے ہی بیان فرمائی۔

مِسواک اسلامی: اسلام میں یہ ایک بہترین تِریاق(بیماری کا علاج) ہے جسے آج بڑے بڑے علماء مشائخ سے لے کر چھوٹے مولویوں تک نے تَرک کر رکھا ہے۔ عوام غریبوں کا کیا قصور ہے حالانکہ اس سے بے شمار اجر و ثواب کے علاوہ سینکڑوں بیماریوں کاقَلَعْ قَمَعْ(جڑ سے خاتمہ) ہوتا ہے اور بیماریاں بھی معمولی نہیں بلکہ وہ جس پر آج کے مادی دور میں کروڑوں روپے پانی کی طرح بہائے جارہے ہیں لیکن افسوس کہ اسلام سے بے اِعْتِنَائی(نظر انداز کرنے) کا یہ عالم کہ مفت کی لکڑی کو سُنّت حبیبِ خدا ﷺ کے مطابق دانتوں پر پھیرنے سے سُستی اور غفلت بلکہ بد قسمتوں کو اس سے نفرت اور اس کے عاملین(عمل کرنے والوں) کو مَلامَت(بُرا بھلا کہنا) اور انہیں حقارت (ذلت) کی نظر سے دیکھا جارہا ہے۔ صَد افسوس بلکہ ہزار حَیْف(افسوس) اس عالم دین اور شیخ طریقت کا ہے جس نے اس انگریزوں کے ساتھ خود کو جِدّت پسند اور نئی تہذیب کا دِلدَادہ(عاشق) ثابت کردیا ہے۔ یہ نہیں سمجھتا کہ کل قیامت میں،

الْمَرْءُ مَعَ مَنْ أَحَبَّ[43]

یعنی ہر شخص اپنے محبوب کے ساتھ ہوگا۔

مِسواک والے حبیبِ کبریا اور محبوبانِ خدا کے ساتھ اور ٹوتھ پیسٹ(Toothpaste) والے..........؟

نوٹ: منجن، ٹوتھ پیسٹ(Toothpaste) اور بُرش کے استعمال سے مِسواک کی سُنّت ادا نہیں ہوگی۔ مِسواک درخت کی ایسی شاخ کو کہتے ہیں جس سے دانتوں کی صفائی کی جائے اس لحاظ سے منجن اور بُرش اس کے حکم میں نہ ہوئے وہ نہ تو کسی درخت کی شاخ ہیں اور نہ ان میں مِسواک کی طرح ریشے ہیں اور نہ اس میں مِسواک کی طرح قدرتی کڑواپن جو کہ پِت(پِتّے) اور بلغم کو صاف کرکے طبیعت کو پر سکون بنائے۔ اس لئے یہ مسنون مِسواک کے حکم میں نہیں ہوسکتے۔

بُرش کی ساخت کے متعلق بعض لوگوں کا اندیشہ ہے کہ یہ خنزیر کے بالوں کا بنا ہوا ہے۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ خنزیر کے بالوں کا بُرش نجس ہے اور اس کا استعمال حرام اس سے دانت مانجھنا ایسا ہے جیسے پاخانے سے اور وہ بھی (انگریز) بِلادِ یورپ(یورپ کے شہر) سے آتے اور اعلانیہ بِکتے ہیں۔ معلوم ہونے کی صورت میں تو صَرِیْح(واضح) حرام ہی ہے اور شُبہ کی حالت میں بھی بچنا ہے اور اصل تو یہ ہے کہ مِسواک کی سُنّت چھوڑ کر نصرانیوں کا بُرش اختیار کرنا ہی سخت جَہالت و حَماقت (بے وقوفی) اور مرضِ قلب(دل کی بیماری) کی دلیل ہے۔[44] **واللّٰہ تعالیٰ اعلم** (فتاویٰ رضویہ جلد 10 صفحہ 106)

اس سے معلوم ہوا کہ بُرش اختیار کرنا مِسواک کی سُنّت کو چھوڑنا ہے۔ ہاں اگر مِسواک نہ ملے اور بُرش کے متعلق شک بھی نہ ہو تو اس سے سُنّتِ مِسواک اس طرح ادا ہو جائیگی جیسے مِسواک کی عدم موجودگی میں انگلی یا سنگین کپڑا(مضبوط کپڑا) دانتوں پر پھیرنے سے ہوتا ہے عورت کے لئے مِسّی[45] مطلقاً مِسواک کے لئے کافی ہے۔

---

[43] (حلية الأولياء وطبقات الأصفياء، شَقِيقُ بْنُ سَلَمَةَ، 112/4 ، المكتب الإسلامي , دار الكتاب العربي بيروت)

[44] (فتاویٰ رضویہ، 621/21، مسئلہ نمبر 203 الی 206، رضا فاؤنڈیشن، سن اشاعت 2002ء)

[45] (ایک سیاہ منجن یا پاؤڈر جسے عورتیں سنگار کے لئے اپنے دانتوں اور ہونٹوں پر ملتی ہیں، اس سے دانتوں کی ریخیں اور مسوڑے سیاہ دانت اور ہونٹ چمکدار ہو جاتے ہیں)

فائدہ: مِسواک موجود ہو تو انگلی سے دانت مانجھنا ادائے سُنّت و حصولِ ثواب کے لئے کافی نہیں ہاں مِسواک نہ ہو تو انگلی یا کھرِ کھرا (کھردرا) کپڑا سے سُنّت ادا ہو جائے گی چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مسواک (نہ ہونے کی صورت) میں اس کی جگہ انگلیاں جائز ہیں۔[46] (رواہ البیہقی)

حضرت عمرو بن عوف مزنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے فرمایا: رسول اللہ ﷺ نے، انگلیاں مِسواک کی جگہ جائز ہیں جب مِسواک نہ ہو۔[47] (رواہ ابو نعیم)

حلیہ میں ہے مِسواک موجود ہے تو انگلی اس کے قائم مقام نہیں ہو سکتی، اور موجود نہیں ہے تو اس کے قائم مقام ہو جائے گی۔ منیہ میں ہے کہ وضو کرنے والا، مِسواک ہو تو کرے ورنہ دانتوں پر انگلی پھیرے۔ در میں ہے مِسواک نہ ہو تو انگلی دانت نہ ہو تو کپڑا مسوڑھوں پر پھیرے۔[48] (فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 162)

فوائد کی قسمیں: فائدہ اُخروی ہو یا دُنیوی مِسواک ہر دونوں فوائد کا جامع ہے اگرچہ مِسواک کرنا سُنّت ہے لیکن حضور ﷺ کی احادیث سے یہ بات ظاہر ہوتی ہے کہ آپ کو اُمت کی فکر تھی اور اُمت پر زیادہ بوجھ نہیں ڈالنا چاہتے تھے ورنہ مِسواک کرنا فرض میں شامل ہوتا یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ منہ کی صفائی دانتوں کی حفاظت یا بیماری سے بچاؤ انسان کا اہم فریضہ ہے اگر معاشرے میں ہر فرد یہ خیال رکھے تو کئی بیماریوں سے انسان محفوظ رہ سکتا ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جس نے میری سُنّت سے اس وقت محبت کی جب کہ لوگ سُنّت کو چھوڑ چکے ہوں یہ لوگ جنت میں میرے ساتھ ہوں گے۔[49] اگر ہم منہ کی صفائی کے ڈاکٹری نُقطہ نظر کو مد نظر نہ بھی رکھیں اور سُنّت نبوی حضرت محمد مصطفی ﷺ پر عمل کریں تو ہمیں روحانی تسکین ہوتی اور اس بات سے حضور مصطفی ﷺ کے ساتھ جنت میں مقام ہو گا۔ ہم جس قدر بھی عملی رنگ اختیار کریں اتنا ہی تھوڑا ہو گا۔

دنیوی فوائد: مِسواک کا سب سے بڑا اہم فائدہ دانتوں کی صفائی ہے اسی لئے حضور اکرم ﷺ نے دانتوں کو صاف کرنے کے طریقے بھی وضع فرمائے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ مِسواک کا رخ مسوڑھوں سے دانتوں کی طرف ہو یعنی اوپر والے جَبڑے سے نیچے والے جَبڑے کی طرف اور نیچے والے جبڑے سے اوپر والے جبڑے کی طرف۔ پہلے مِسواک کے ریشوں کو نرم کریں اور جس طرح حضور پاک ﷺ نے طریقہ بتایا اس پر عمل کیا جائے یہ بھی مقامِ فکر ہے۔ حضور پاک ﷺ نے جو طریقے بتائے وہی آج سائنس کا ترقی یافتہ دور بھی بتا رہا ہے۔

دانتوں کے اَمراض کی وجہ: دانتوں کے اَمراض کی وجوہات تین قسم کی ہیں جو کہ تین دائرے ہیں۔ دانت کا دائرہ، خوراک کا دائرہ اور جراثیم کا دائرہ۔ اسلام نے جدید سائنس کے وضع کردہ (بنائے ہوئے) ان تین دائروں کے بارے میں ایک دائرہ یعنی مِسواک سے دانتوں کی صفائی کا فلسفہ سینکڑوں سال پہلے پیش کیا ہے۔

---

[46] (کنز العمال، کتاب الطهارة، باب السواك، 315/9، الحديث 26188 ، مؤسسة الرسالة، الطبعة: الطبعة الخامسة، 1401هـ/1981م)

[47] (السنن الكبرى، كتاب الطهارة، بَابُ مَا جَاءَ فِي الِاسْتِيَاكِ عَرْضًا، 67/1، الحديث 179 ، دار الكتب العلمية، بيروت لبنات، الطبعة: الثالثة، 1424 هـ 2003 م)

[48] (فتاویٰ رضویہ، حصہ اول پارٹ 2، 811/1، رضا فاؤنڈیشن، سن اشاعت 2006ء)

[49] (مشكاة المصابيح، كتاب الإيمان، باب الاعتصام بالكتاب والسنة، الفصل الثاني، 62/1، الحديث 175-(36) ، المكتب الإسلامي – بيروت، الطبعة: الثالثة، 1985م)

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ آپ سے کسی نے پوچھا کہ حضور اکرم ﷺ رات کو سونے سے پہلے اور صبح اٹھنے کے بعد کیا کام کرتے تھے۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے فرمایا کہ مِسواک کرتے تھے۔[50] اس بات میں کتنی حکمت اور جَدِیدِیّت(نیاپن) ہے کہ جو بات آج سے سینکڑوں سال قبل حضور اکرم ﷺ نے بتائی تھی اس کی افادیت سے اس سائنسی دور میں بھی انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ آپ ﷺ کے فرمان کے مطابق بَغل کے بال اُتارنا، زیرِناف بالوں کو کاٹنا، خَتنہ کرنا خالص سائنسی نقطہ نظر سے بھی اس مہذب دور میں صحت اور صفائی کی علامات ہیں ان پوشیدہ جگہوں میں رطوبتیں(تری) پیدا ہوتی ہیں۔ رطوبتوں سے بدبو پیدا ہوتی ہے لہٰذا حضور ﷺ نے ان دو جگہوں سے بال کاٹنا لازمی عمل قرار دیا ہے۔ جدید ریسرچ کے مطابق ان ملکوں میں جہاں ختنہ نہیں ہوتے ان جگہوں پر سَرطان[51] ہوتا ہے۔ ختنہ نہ ہونے کی صورت میں تیزاب کے نمکیات کرسٹیل(پتھر Crystal) کی صورت میں ہو کر مقامی جگہوں پر سوزِش(جلن) پیدا کرتے ہیں۔

حکایت: ایک غیر ملکی معالج نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کہ میں یہاں علاج معالجہ کا کام کرنا چاہتا ہوں آپ نے اجازت دے دی۔ چھ ماہ تک کوئی مریض نہ آیا معالج جب ہاتھ پر ہاتھ رکھے بیٹھے رہے۔ کچھ عرصہ کے بعد حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میرے پاس تو چھ ماہ سے کوئی مریض ہی نہیں آیا۔ آپ ﷺ نے تبسم فرمایا اور فرمایا یہاں کے لوگ مِسواک کرتے ہیں حکیم خاموش ہو گئے۔

فائدہ: اگر دانت صاف نہ ہوں تو جسم میں طرح طرح کی بیماریاں پیدا ہو سکتی ہیں۔ حضور کی یہ خواہش تھی کہ اسلام کا ہر فرد صحت مند ہو اور صحت مند فرد ہی کسی قوم کی قوت ہوتے ہیں۔ آپ ﷺ کے پاس اس وقت کوئی سرجری یا اَدْوِیات نہیں تھیں مگر آپ ﷺ نے معاشرے کی دیکھ بھال حفاظتی اُمور سے کی۔ جس سے اَفراد کے دانت توانا(مظبوط) اور چمکدار تھے یہ بات صرف مِسواک کی مرہونِ منت تھی۔

حکایت: جنگ کا واقعہ ہے کہ دونوں فوجیں آمنے سامنے بیٹھی تھیں۔ مسلمان سپاہیوں نے درختوں کی ٹہنیوں کو توڑ کر مِسواک کرنا شروع کر دی۔ جب دشمن کی افواج نے دیکھا کہ یہ درختوں کو بھی کھا جاتے ہیں تو انسانوں کا کیا حال کریں گے اور وہ خوف زدہ ہو کر بھاگ کھڑے ہوئے۔

ویسے بھی منہ کی صفائی ایک ڈسپلن(Discipline) ہے اور ایک اچھا ہتھیار ہے جس سے انسان اپنی شخصیت نُمایاں(واضح) طور پر پیش کر سکتا ہے اور شخصیت کی تصویر اُجلے رنگ میں مُیَسَّر آتی ہے کیا یہ صحیح نہ ہو گا کہ ہم اپنے آپ کو ایک ڈسپلن(Discipline) میں ڈھالیں اور اپنے جسم میں سے دانتوں کی حفاظت اور ان کی صفائی کی طرف توجہ دیں تاکہ طبیعت بھی خوش رہے اور سُنّتِ نبی بھی ادا کر کے اپنے نبی ﷺ کو بھی خوش رکھیں۔

طبی حکمتیں: نماز کے علاوہ بھی حضور اکرم ﷺ نے مِسواک تعلیم فرمائی ہے۔

---

[50] (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل، 15/1، الحديث 57 ، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

[51] (سرطان یا کینسر، جاندار کو لاحق ہونے والے ایسے اَمراض کا مجموعہ ہے جن کا تعلق بنیادی طور پر خلیات سے ہوتا ہے۔ جب جسم کے کچھ خلیات معمول(normal) کی رفتار سے اپنی نشوونما جاری نہ رکھ پائیں اور تیز رفتاری سے اپنی تعداد اور جسامت میں اضافہ(grow) کرنا شروع کر دیں تو سرطان پیدا ہوتا ہے۔)

باھر سے گھر میں آنا: حدیث میں ہے حضرت محمد مصطفی ﷺ باہر سے تشریف لاتے تو سب سے پہلے مِسواک کرتے تھے۔[52] اس کی وجہ یہ ہے کہ جب انسان باہر جاتا ہے ماحول کے جراثیم منہ میں داخل ہو سکتے ہیں کسی نہ کسی جگہ کوئی میٹھی چیز پیش کی جاتی ہے اس پر ماحول کے جراثیم اثرانداز ہو سکتے ہیں اور رُطُوبَتْ (تری) پیدا ہونے یا بیکٹیرین پلاگ (Bacterian plaque) پیدا ہونے کا خدشہ ہوتا ہے اس لئے باہر سے آتے ہی منہ کی صفائی کرتے۔

سونے سے اٹھ کر مِسواک کرنا: حدیث شریف میں ہے کہ حضور سرورِ عالم ﷺ جب رات کو یا دن کو آرام فرماتے تو اُٹھ کر وضو سے پہلے مِسواک ضرور کرتے۔[53] اس کی وجہ یہ ہے کہ نیند سے منہ میں تیزابیت آجاتی ہے اسے ختم نہ کیا جائے تو کئی بیماریوں کا مُوجِبْ (سبب) بن سکتی ہے اسی لئے نیند سے اٹھ کر وضو میں مِسواک کرنا چاہیے۔

مِسواک کیسی ہو: مِسواک ایسی خُشک اور سخت لکڑی کی نہ ہو جو دانتوں کو نقصان پہنچائے اور نہ ایسی تر اور نرم کہ میل کو صاف نہ کر سکے بلکہ متوسط درجے کی ہو نہ بہت نرم نہ بہت سخت زہریلے درخت کی بھی نہ ہو۔ پیلو یا زیتون یا کسی کڑوے درخت کی مثلِ نیب[54] وغیرہ کی ہو تو بہتر ہے۔ لمبائی میں ایک بالشت ہونی چاہیے استعمال سے تراشتے تراشتے اگر کم ہو جائے تو مضائقہ (حرج) نہیں۔ موٹائی میں انگوٹھے سے زیادہ نہ ہو سیدھی ہو گرہ دار نہ ہو۔ میوے اور خوشبودار پھول والے درخت کی نہ ہو۔

حضور اکرم ﷺ نے ریحان کی لکڑی کی مِسواک سے منع فرمایا ہے۔[55] (شامی جلد 1 صفحہ 85)

پیلو کی مسواک: مستحب ہے کہ مِسواک پیلو کے درخت ہو۔ حضور اکرم ﷺ خود بھی اسی سے کرتے اور اسی سے کرنے کا حکم بھی فرماتے۔[56] (مدارج النبوت جلد 1 صفحہ 588)

مِسواک کے چند اور لکڑیاں

کِیکَر: دانتوں کی مضبوطی اور صفائی کی غرض سے کیکر کی شاخ کو بطورِ مِسواک استعمال کیا جاتا ہے۔ ایسے ہی اس کی چھال کو دانتوں اور مسوڑھوں کی مضبوطی اور اِستحکام (سیدھے پن) کے لئے بطورِ سنون (منجن) استعمال کرتے ہیں۔

نیم: نیم کی تازہ لکڑی بطور مِسواک استعمال کرتے ہیں۔ جس سے دانت صاف ہو جاتے ہیں اور کیڑا لگنے سے محفوظ رہتے ہیں اور دافعِ تَعَفُّنْ (بدبو اور سڑند کو دور کرنے والی) ہونے کی بناء پر منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔ (حوالہ مذکورہ صفحہ 349)

---

52) (صحيح مسلم ، كتاب الطهارة ، باب السواك ، 220/1 ، الحديث 253، دار إحياء التراث العربي بيروت)

53) (سنن أبي داود، كتاب الطهارة، باب السواك لمن قام من الليل، 15/1، الحديث 57 ، المكتبة العصرية، صيدا بيروت)

54) (ایک ایسا درخت جس کے پتے، چھال، رس وغیرہ بہت کڑوہ ہوتا ہے، مگر پھل پک کر میٹھا ہو جاتا ہے، نیم (یہ اصل میں نیب یا نیمب تھا اب نیم کے نام سے مشہور ہے) نیم کا درخت)

55) (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، 115/1 ، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412هـ 1992م)

56) (مدارج النبوۃ مترجم، مِسواک، 419/1، شبیر برادرز، سن اشاعت 2004ء)

سکھ چین[57]:اس کی مِسواک کرنے سے دانت مضبوط ہو جاتے ہیں اور دانتوں کی درد زائل ہو جاتی ہے۔خوشبودار ہونے کے باعث منہ کی بدبو کو دور کرتی ہے۔

پھلاھی یا پھلاہ[58]:دانتوں، مسوڑھوں کی مضبوطی اور بدبوئے دہن(منہ کے بدبو) کو دور کرنے کے لئے اس کی شاخ کو بطورِ مِسواک استعمال کیا جاتاہے۔

جڑتمہ:(حنظل)نہایت تلخ ہونے کی وجہ سے مسوڑھوں کی غُدود(نالیوں) سے پانی کا اِخراج کرتی ہے۔بدبوئے دہن(منہ کے بدبو) کے لئے اس کی جڑ کو بطور مِسواک استعمال کرتے ہیں۔

جڑاک:اس کی مِسواک بھی تلخ ہوتی ہے نیز قویٰ دافعِ تَعَفُّنْ(بدبواور سڑند کو دور کرنے والی)ہونے کی وجہ سے دانتوں کے کیڑے(گوشت خورہ پائی اوریا)اور بَخْرُ الْفَمْ وغیرہ کو دور کرنے کے لئے نہایت مفید خیال کی جاتی ہے۔

ضابطۂ طبیہ:کڑوی تلخ شاخ کی مِسواک مسوڑھوں اور دانتوں کو جملہ اَمراض سے محفوظ کرتی ہے۔اس کے مقابلے میں بُرش مسوڑھوں کو زخمی کر کے متعدد اَمراض کا سبب بنتا ہے نیز سنونات(منجن)اور مضمضہ(کلی کرنا) بالعموم مسوڑھوں اور دانتوں کے اَمراض کے اِزالہ کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

بالفاظِ دیگر مِسواک مسوڑھوں اور دانتوں کو ہر کسی مرض میں مبتلا ہونے سے روکتی ہے اور سنون(منجن) مسوڑھوں اور دانتوں کے اَمراض کو دور کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے۔(پیام شفاء وغیرہ)

مِسواک کے فوائد مجملاً:

فقیر نے ''التریاک فی المسواک''تصنیف میں مِسواک کے کتب طب و شریعت سے یک صد فوائد جمع کئے ہیں ان میں اجمالی طور پر چند یہ ہیں:

(۱)دانت مضبوط ہوتے ہیں۔

(۲)معدہ قوی ہوتا ہے۔

(۳)آنکھوں کے لئے اجلاء اور خوبصورتی کا باعث بنتی ہے۔

(۴)دماغی اَمراض کے لئے ذریعہ شفاء ہوتی ہے۔

(۵)آنتوں کو پیچیدہ اَمراض سے محفوظ رکھتی ہے۔

(۶)مِسواک کا عادی پُل صراط پر تیزی سے گزرے گا۔

---

57) (یہ درخت عام طور پر گرم اور مرطوب علاقوں میں نشوونما پاتا ہے۔یہ جاپان، برصغیر، چین، ملائیشیا اور آسٹریلیا میں پایا جاتا ہے)

58) (پھلاھی)انگریزی(Senegalia modesta):درختوں کی ایک قسم جو کیکر کے خاندان سے تعلق رکھتا ہے یہ پاکستان ہندوستان اور افغانستان میں عموماً اگتا ہے۔)

(۷)کھانا ہضم ہو جاتا ہے۔

(۸)بلغم کو ختم کرتی ہے۔

(۹)بڑھاپا جلدی نہیں آتا۔

(۱۰)ملائکہ خوش ہوتے ہیں۔

(۱۱)فصاحت میں اضافہ ہوتا ہے۔

(۱۲)قرآن کی راہ کو پاک کرتی ہے۔

(۱۳)شیطان مردود ناراض ہوتا ہے۔

(۱۴)نیکیوں میں برکت ہوتی ہے۔

(۱۵)منہ کی کڑواہٹ ختم کرتی ہے۔

(۱۶)روح آسانی سے نکلے گی۔

(۱۷)گویا کہ موت کے سوا ہر مرض کے لئے شفاء ہے۔[59](شامی جلد1 صفحہ 81،عالمگیری جلد1 صفحہ 8)

انتباہ: مِسواک کے مقابلے میں اَفیون میں ستر برائیاں ہیں جن میں سے ایک یہ ہے کہ اس سے خاتمہ برا ہونے کا اندیشہ ہے۔(بہارِ شریعت)

مِسواک کے فوائد مفصلاً

مذکورہ بالا فوائد کے علاوہ چند ایک کو فقیر نے رسالہ ''ٹوتھ پیسٹ اور مسواک'' میں تفصیل سے عرض کیا تھا انہیں یہاں بھی لکھا جاتا ہے تاکہ اگروہ رسالہ کسی کو مُیسر نہ ہو تو اس رسالے سے استفادہ کرے۔

(۱)لیٹ کر مِسواک نہ کرے اس لئے کہ اس سے تلی بڑھ جاتی ہے۔

(۲)مُٹھی میں بند کر کے نہ کرے اس لئے کہ اس سے پُھنسِی پھوڑے پیدا ہوتے ہیں۔

(۳)مِسواک کو نہ چوسے اس لئے کہ اس سے اندھا پن پیدا ہوتا ہے۔

(۴)مِسواک کو استعمال کے بعد نیچے نہ گرادے اس لئے اس سے جنون پیدا ہوتا ہے۔

---

[59] (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الطهارة، سنن الوضوء، 115/1، دار الفکر بیروت، الطبعة: الثانیة، 1412ھ 1992م)

(۵)شامی میں ہے کہ موت کے سوا باقی تمام بیماریوں کی شفاء مِسواک میں ہے۔

(۶)مرتے وقت کلمہ شہادت یاد آجاتا ہے۔

(۷)صَفْرَاء(بد ہضمی) کو دفع کرتا ہے۔

(۸)مِسواک کی پہلی بار کے تھوک نگلنے سے جُذام(کوڑھ)، برص نہیں ہوتا اگر ہوں تو دفع ہو جاتا ہے۔اس کے بعد نگلنے سے وسوسہ کی بیماری پیدا ہوتی ہے۔(کذا قال الحکیم الترمذی)

(۹)خوشبودار پھل کی لکڑی کی مِسواک جُذام کی آگ کو جلا دیتی ہے جس سے بیماری بڑھ کر موجِبِ ہلاکت(موت کا سبب) بنتی ہے۔

(۱۰)زیتون کے درخت کی مِسواک حضور اکرم ﷺ اور انبیاء علیہم السلام کی سُنّت ہے اور اس سے بے شمار بیماریاں دور ہو جاتی ہیں۔

(۱۱)مِسواک کی مُوَاظَبَتُ(ہمیشگی) پر بڑھاپا دیر سے آتا ہے یعنی سیاہ بال دیر سے سفید ہوتے ہیں۔

فائدہ: آج کل ڈالڈا اور خشکی بالخصوص کھاد کے دور میں بالوں کا سفید ہونا معمولی سی بات ہے۔پھر لوگ سیاہ خَضَاب(کالا رنگ) لگا کر سینکڑوں روپے خرچ کرنے کے علاوہ گناہ سر پر اُٹھاتے ہیں۔اگر مِسواک کی عادت ہو تو اجر و ثواب کے علاوہ خَضَاب کے اخراجات سے بچاؤ اور اصل مقصد بھی حاصل ہو۔

(۱۲)بینائی تیز ہوتی ہے۔

فائدہ: کون ہے جسے بینائی کی ضرورت نہ ہو۔آج کل تو بڑھاپے سے پہلے ہی عینک آنکھوں پر سوار ہو جاتی ہے کیا اچھا ہوتا اگر ہم مِسواک کی عادت بنائیں تو نہ بینائی کی کمی ہو نہ عینک کے اخراجات اور نہ اس کی حفاظت کے لئے سر گرداں(پریشان) ہو۔

(۱۳)پُل صِراط پر تیز رفتاری نصیب ہو گی۔

(۱۴)بغلوں اور منہ کی گندی بو سے نجات نصیب ہو گی۔

فائدہ: اَطبّاء اور ڈاکٹروں کو معلوم ہے کہ یہ بجز وحضر بغلوں اور منہ کی بیماریاں کتنی گندی ہیں لیکن مِسواک کی عادت والے سے یہ بیماری پناہ مانگتی ہیں۔

(۱۵)دانتوں کو چمکیلا بناتی ہے۔

فائدہ: دورِ حاضرہ میں دانتوں کی چمک حُسن کا ایک اعلیٰ جزء سمجھا جاتا ہے۔مِسواک پر مداومت(ہمیشگی) کیجئے اور پھر حُسن کا کرشمہ دیکھئے۔

(۱۶)مسوڑھے مضبوط ہوتے ہیں۔

فائدہ: یہ تو اَطبّاء اور ڈاکٹروں سے پوچھئے کہ مسوڑھوں کی مضبوطی کیوں ضروری ہے اور اس کی کمزوری سے کتنی مُہلک بیماریاں پیدا ہوتی ہیں لیکن مِسواک کا اِلْتِزَامْ(لازم کرنا) مسوڑھوں کی نہ صرف حفاظت کرتا ہے بلکہ مضبوط سے مضبوط تر بنا دیتا ہے۔

(۱۷)طعام کو ہضم کرتا ہے۔

فائدہ: ہاضمہ کی خرابی سے جتنی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں وہ اَطبّاء اور ڈاکٹر جانتے ہیں اور ان بیماریوں پر پانی کی طرح پیسہ بہایا جارہا ہے۔ لیکن کل کائنات کے مُشْفِقْ نبی اَکرم ﷺ نے معمولی سانسخہ بتاکر تمام مشکلیں آسان فرمادیں لیکن ناقدر شناس امتی (قدر نہ جاننے والی امتی) قدر نہ کرے تو اس کا اپنا قصور ہے۔

(۱۸) بلغم کو اکھاڑ پھینکتا ہے۔

فائدہ: کسے معلوم نہیں کہ بلغم کی شدت تمام بیماریوں کی جڑ ہے۔ جب جڑ کٹ جائے تو پھر کون سا خطرہ ہے لیکن یہ بھی تو محسوس ہو کہ بلغمی آفات کتنی ہیں اور ان آفات وبلیات پر کتنا روپیہ خرچ ہوتا ہے لیکن حضور پاک ﷺ نے مِسواک سے تمام مشکلیں حل فرمادیں۔

(۱۹) نماز کے ثواب کا اضافہ ہو تو حدیث میں بیان ہوا کہ سَتَّرْ گُنازائد ثواب نصیب ہوتا ہے۔

(۲۰) قرآن پاک کی تلاوت منہ سے ہوتی ہے لہٰذا اس کی صفائی ضروری ہے کہ قرآن پاک کی تلاوت گویا اَحْکَمُ الحَاکِمِین سے گفتگو ہو رہی ہے۔ ہم کسی معمولی آدمی کے ساتھ بدبو کی وجہ سے شرماتے ہیں تو پھر کائنات کے خالق عزوجل سے کیوں نہ شرمائیں۔

(۲۱) مِسواک کی عادت سے فصاحت لسانی میں اضافہ ہوتا ہے۔

فائدہ: کون ہے وہ جو اپنے آپ کو عوام میں اپنی فصاحت کا لوہا منوانے کا خواہش مند نہ ہو۔ کلام میں فصاحت کے بغیر اُلٹار سوائی (ہے) اور وہ (فصاحت) بہت مَشَق اور محنت سے حاصل ہوتی ہے۔ ہاں مِسواک کے استعمال سے نہ محنت نہ مُشقَّت۔ مِسواک کرنے سے معدہ کو تقویَت ملتی ہے۔

فائدہ: دنیائے طب اور ڈاکٹری اس ضابطہ پر متفق ہے کہ معدہ ہی انسانی ڈھانچہ کی صحت و مرض کا مرکز ہے۔ اگر معدہ مضبوط ہو تو انسان تندرست ورنہ بیماری۔ آقائے کائنات ﷺ نے مِسواک سے معدہ کی اصلاح فرمادی لیکن افسوس کہ ہم ہزاروں روپے خرچ کر سکتے ہیں ڈاکٹروں، حکیموں کی ناز برداریاں (ناز نخرے اٹھائے) اور ان کے ظلم و ستم کو سر پر رکھ سکتے ہیں لیکن مِسواک کی دولت سے محروم رہیں گے۔

(۲۲) مِسواک شیطان کو ناراض کرتی ہے۔

فائدہ: ظاہر ہے کہ ایسا دشمن ناراض ہی بھلا، ورنہ اس کی یاری تو جہنم میں لے جائے گی۔

(۲۳) مِسواک کرنے کے بعد جو نیکی کی جائے اس پر بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔

فائدہ: تاجروں کو معلوم ہے کہ جس تجارت میں نفع زیادہ ہو اسے جان کی بازی لگا کر حاصل کیا جاتا ہے۔

(۲۴) صفراوی (بدہضمی) بیماریوں کا غلبہ ملک میں عام ہے لیکن مِسواک ایک ایسا کیمیائی نُسخہ ہے کہ اس سے استعمال سے تمام صفراوی بیماریوں کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

(۲۵) سر کی رگوں کی حرارت سے سکون ملتا ہے۔

فائدہ: سر کی رگوں پر ہی زندگی کا دارو مدار ہے اور ان کے اِعتِدَال (میانہ روی) سے انسان زندہ ہے۔ جب وہ اپنے اعتدال سے ہٹ جائیں تو ہزاروں اَمراض سر اُٹھاتے ہیں لیکن یہ مِسواک ان سب کو سر اٹھانے نہیں دیتی۔

(۲۶) دانتوں کا درد ختم۔

فائدہ: آج کل یہ بیماری عام ہے اور بے شمار دُکھ کے ہارے، پریشانی کے مارے پھرتے ہیں۔ ہزاروں روپے خرچ کرنے کے باوجود ان کے دُکھ درد میں کمی نہیں ہوتی یہاں تک کہ دانت وغیرہ نکلوانے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔ پھر زندگی کے مزوں کے لئے ترستے رہتے ہیں۔ اگر وہ اپنے مشفق نبی کریم ﷺ کے فرمان پر عمل کر لیتے تو انہیں یہ دن نہ دیکھنے پڑتے۔

(۲۷) مِسواک کے استعمال سے منہ کی بدبو دور ہو جاتی ہے اور جس کے اِزالہ میں لوگ کیا کیا جَتَن (کوشش) کر رہے ہیں لیکن قربان جاؤں نبی پاک ﷺ کے آپ نے مِسواک کا حکم فرما کر تمام مشکلات آسان فرما دیں۔

(۲۸) سکرات موت آسان ہو گی۔

سَکَرات (موت) کی سختی تو وہی جانتا ہے جس پر طاری ہے لیکن وہ بتا ہی نہیں سکتا۔ سرورِ عالم ﷺ نے فرمایا کہ تین سو تلوار کے درد سے بھی زیادہ تکلیف ہوتی ہے لیکن مِسواک کی برکت سے روح جسم سے ایسے آسان نکلے گی جیسے آٹے سے بال۔ مِسواک پر مُداوَمت (ہیشگی) سے دین کی حفاظت ہوتی ہے وغیرہ وغیرہ۔

مکروھات مسواک: مذکورہ بالا میں بعض افعال مِسواک کے متعلق مکروہ بھی ہیں مثلاً

(۱) لیٹ کر کروٹ کے بَل مِسواک کرنا۔

(۲) مُٹھی سے پکڑنا مِسواک کے پکڑنے کا طریقہ فقیر آگے چل کر عرض کریگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ

(۳) بعدِ فراغت مِسواک نہ دھونا۔ اس میں ایک خرابی یہ بھی ہے کہ مِسواک نہ دھونے سے وہ مِسواک شیطان استعمال کرتا ہے۔

(۴) انار یا ریحان کی لکڑی سے مِسواک کرنا۔

(۵) مِسواک کرنے کے بعد مِسواک کھڑی کر کے رکھنے کا حکم ہے۔ اگر اسے کھڑی نہیں کرتے یونہی نیچے گرا دیتے ہیں تو اس کے لئے جنون کا خطرہ ہے۔ حضرت سعید بن جبیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ (تابعی) نے فرمایا کہ جس نے مِسواک زمین پر رکھا اس سے وہ مجنون ہو جائے تو وہ سوائے اپنے اور کسی کو ملامت نہ کرے۔ (طحطاوی و شامی) کیونکہ خود کردہ راچہ علاج (اپنے کئے ہوئے کا کیا علاج ہے)۔

سوال: ما لکم دام فضلکم کہ مِسواک طول میں کتنی ہونی چاہیے۔ سنا ہے غایۃ السواک فی المِسواک مؤلفہ مولوی حافظ شوکت علی سندیلی میں بیان ہے کہ اگر بالشت سے زائد مِسواک ہے تو وہ مرکبِ شیطان (شیطان کی سواری) ہے۔ امید ہے کہ اس کی سند لکھی جائے۔

(بینوا و توجروا له السائل سید ابراہیم صاحب)

الجواب: یہ قول عارف باللہ حکیم الامہ سیدی محمد بن علی ترمذی قُدِّسَ سِرُّہٗ سے منقول ہے۔ در مختار میں ہے

ولا یزاد علی الشبر ، وإلا فالشیطان یرکب علیه[60]

---

60) (رد المحتار علی الدر المختار، کتاب الطهارة، سنن الوضوء، 115/1، دار الفکر بیروت، الطبعة: الثانیة، 1412ھ 1992م)

حاشیہ طحطاویہ علی مراقی الفلاح میں ہے: أن یکون طول شبر مستعمله لأن الزائد یرکب علیه الشیطان[61]

شرح نقایہ علامہ قہستانی میں ہے: قال الحکیم الترمذی لایزاد علی الشبر والا فالشیطان رکب علیه۔[62]

اَقُوْلُ(میں کہتاہوں)شک نہیں کہ ظاہر حقیقت ہے جب تک کوئی صارف نہ ہو۔

ولا مانع منها فالشیطان موجود و رکوبه ممکن والله اعلم۔

بحقیقۃالحال اگرچہ علامہ طحطاوی نے حاشیہ در میں فرمایا: لعل المراد من ذلک انه ینسیه استعماله او یوسوس له[63]

شاید اس سے مراد یہ ہے کہ وہ اسے استعمال کرنا بھلا دیتا ہے یا اسے وسوسہ میں مبتلا کرتا ہے۔

اقول ظاھرہ۔۔۔۔انه فھم رجوع ضمیر علیه الیٰ المستاک وانما ھو الیٰ السواک کما یفصح عنه ما نقل ھو نفسه فی الحاشیة المراقی الفلاح۔

اَقُوْلُ(میں کہتاہوں)۔اس عبارت سے ظاہر یہ ہوتا ہے کہ "علیہ"(میں ھاء)کی ضمیر کا مرجع انہوں نے مِسواک کرنے والے کو سمجھا ہے حالانکہ وہ ضمیر مِسواک کی طرف لوٹ رہی ہے جیسا کہ حاشیہ مراقی کی وہ عبارت اسے صاف بتارہی ہے جو انہوں نے خود نقل کی ہے۔واللّٰہ تعالیٰ اعلم[64]

(فتاویٰ رضویہ جلد 1 صفحہ 28)

عورت اور مِسواک:امام احمد رضا محدث بریلوی قدس سرہ سے سوال ہوا کہ عورتوں کے لئے مِسواک کیسی ہے۔آپ نے فرمایا ان کے لئے اُم المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی سُنّت ہے لیکن اگر وہ نہ کریں تو حرج نہیں ان کے دانت اور مسوڑھے بہ نسبت مردوں کے کمزور ہوتے ہیں مِسّی[65] کافی ہے۔[66](ملفوظات جلد 1 صفحہ 35)

ٹوتھ پیسٹ اور مسواک:دورِ حاضرہ میں اکثر ٹوتھ پیسٹ زیادہ استعمال کرتے ہیں۔

---

61) (حاشیة الطحطاوي علی مراقي الفلاح شرح نور الإیضاح، کتاب الطھارة، فصل فی سنن الوضوء، 67/1، دار الکتب العلمیة بیروت لبنان، الطبعة: الطبعة الأولی 1418ھ 1997م)

62) (جامع رموز الروایة في شرح مختصر الوقایة، کتاب الطھارة، فصل فی سنن الوضوء، 134/1، دار الکتب العلمیة بیروت)

63) (فتاویٰ رضویہ، جلد 1 حصہ 1، 311/1، رضا فاؤنڈیشن، سن اشاعت 2006ء)

64) (فتاویٰ رضویہ، جلد 1 حصہ 1، 311/1، رضا فاؤنڈیشن، سن اشاعت 2006ء)

65) (ایک سیاہ منجن یا پاؤڈر جسے عورتیں سنگار کے لئے اپنے دانتوں اور ہونٹوں پر ملتی ہیں، اس سے دانتوں کی ریخیں اور مسوڑے سیاہ دانت اور ہونٹ چمکدار ہو جاتے ہیں)

66) (ملفوظات اعلیٰ حضرت، حصہ دوم، 357/1، مکتبۃ المدینۃ، سن اشاعت 2009ء)

اِنتباہ: ہم فقیروں نے مِسواک کے استعمال سے ہزاروں فائدے پائے لیکن افسوس ہے کہ بعض مسلمان مِسواک کو ایک عبَث فعل(بے کار کام) سمجھتے ہیں بلکہ بہت سے اس کے عامل پر پھبتیاں(ہوش) اڑاتے ہیں۔

فقیر اُویسی غفرلہ ذیل میں اخبار کے اعلانات درج کر کے مسلمانوں کو عبرت کی آنکھیں کھولنے کی دعوت دیتا ہے۔ مندرجہ ذیل اعلان مئی کے اول ہفتے میں متعدد اخبارات میں متعدد بار شائع ہوا۔

ہم روزنامہ نوائے وقت لاہور سے نقل کر رہے ہیں اور تقریباً یہ صرف اخباری اشتہار ہی نہیں بلکہ تمام اَطبّاء اور ڈاکٹروں کا تسلیم شدہ فیصلہ ہے۔

پاکستان میں دو کروڑ سے زیادہ افراد مسوڑھوں کی بیماری میں مبتلا ہیں۔ لاہور ۳ مئی پاکستان میں ہر تیسرا شخص مسوڑھوں سے خون جاری ہونے کی بیماری میں مبتلا ہے لیکن اس لعنت کو ختم کرنے کے لئے ابھی تک کوئی قدم نہیں اٹھایا گیا ہے۔ عام اندازے کے مطابق ہزاروں افراد کے مسوڑھوں میں ورم اور درد کی شکایت ہے جس کی وجہ سے نہ صرف دانت جلدی گر جاتے ہیں بلکہ وہ نِتْ نئی بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔

مغربی جرمنی کی مشہور دواساز کمپنی بلنڈکس(blendax) نے عالمی شُہرت کے ماہرین کے تعاون سے دانتوں کی صحت وصفائی سے متعلق تفصیلی تحقیق کرائی۔ ماہرین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ مسوڑھوں سے خون بہنے، دانتوں کو کھوکھلا ہونے سے بچانے اور دانتوں کے فاسد اور غیر ضروری مادے کی صفائی کے لئے پیسٹ میں خاص کیمیائی اَجزا شامل ہونے چاہئے تاکہ دانتوں اور مسوڑھوں کا مکمل تَحَفُّظ اور صحت کی ضَمانت ہو سکے۔

عالمی شہرت کے ان ماہرین نے بلینڈامیڈ(blend-a-med) کے نام سے ایک حیرت انگیز اور مُجرَّب ٹوتھ پیسٹ تیار کیا ہے۔ جس کے مستقل استعمال سے نہ صرف مسوڑھوں سے خون بہنا بند ہو جاتا ہے بلکہ دانت ہر قسم کی بیماریوں سے محفوظ ہو جاتے ہیں۔

بلینڈامیڈ کا مستقل استعمال نہ صرف مسوڑھوں سے خون آنا بند کرتا ہے، دانتوں کو مضبوط اور پائیدار بناتا ہے بلکہ جسم کو ان بیماریوں سے محفوظ رکھتا ہے جو منہ کے ذریعے جسم کے دوسرے حصوں میں داخل ہو کر پھیلتی ہیں۔

بلینڈامیڈ پاکستان میں اپنی قسم کا واحد پیسٹ ہے جس میں دانتوں کی مضبوطی پائیداری اور اچھی صحت کے لئے خصوصی کیمیائی اجزا شامل ہیں۔

فائدہ: یاد رہے کہ صرف پاکستان کی قید اس لئے لگائی کہ اشتہار پاکستان میں شائع ہوا، ورنہ مذکورہ اَمراض عالَمِ اِنسان کے اکثر افراد کو گھیرے ہوئے ہیں۔

ٹوتھ پیسٹ: اس کے متعلق ڈاکٹر صاحبان مندرجہ بالا فوائد کا دعویٰ کرتے ہیں۔

- دانتوں کو کیڑا لگنے اور کھوکھلا سے محفوظ رکھتا ہے۔
- مسوڑھوں کو پھولنے سے بچاتا ہے اور رِستے ہوئے خون کو بند کرتا ہے۔
- دانتوں کو مضِر(نقصان پہنچانے والے) جراثیم سے پاک وصاف رکھتا ہے۔
- بلینڈامیڈ کا مستقل استعمال دانتوں کی بہترین نشوونما کا ضامن ہے اس لئے تمام افراد کے لئے ایک بے مثل ٹوتھ پیسٹ ہے۔

مِسواک مسائلِ فقیہه: مِسواک کرنا سُنّت ہے یا مستحب۔ علماء کے مِسواک کے بارے میں اَقوال مختلف ہیں کہ سُنّت مؤکدہ ہے یا مستحب۔ عام کُتب میں سُنّت ہونے کی تصریح(صراحت) ہے اور اسی پر اکثر ہیں صغیری میں اسی کو ہی زیادہ صحیح کہا گیا ہے۔ درمختار میں سُنّت مؤکدہ ہونا مذکور ہے لیکن ہدایہ میں اصح مستحب قرار دیا گیا ہے۔ امام زیلعی فرماتے ہیں صحیح یہ ہے کہ مِسواک وتسمیہ دونوں مستحب ہیں۔ اس لئے کہ یہ خصائصِ وضو سے نہیں علامہ عینی نے فرمایا کہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ مِسواک دین کی سنتوں سے ہے۔

حضرت عبداللہ بن مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ اگر کسی بستی کے لوگ سُنّتِ مِسواک کے ترک پر اتفاق کریں تو ہم ان پر ایسے جہاد کرینگے جیسے مرتدوں پر کرتے ہیں تاکہ لوگ اس سُنّت کے ترک پر جرأت نہ کریں۔[67] (فتاویٰ رضویہ ملخصاً جلد 1 صفحہ 163)

جہاد: اس سے ہی مِسواک کی اہمیت کا پتہ چلتا ہے تارکینِ مِسواک کے ساتھ جہاد ضروری ہے۔ حضرت عبداللہ مبارک رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تو صرف ایک بستی کا فرمایا ہے اور آج تو سارا ملک اس مِسواک کے ترک کی لپیٹ میں ہے تو پھر صرف ایک مسلمان ملک سے نہیں اکثر ممالک اسلامیہ سے جہاد کرنا چاہیے۔ سعودی لوگ بھی مِسواک کرتے ہیں لیکن وہ غیر اسلامی ہے کیونکہ صرف دانتوں کی صفائی کے طور کرتے ہیں اور ہر وقت اس میں لگے رہتے ہیں یہاں تک کہ نماز میں بھی اور وہ شرعی مِسواک بھی نہیں جیسے کہ سب کو معلوم ہے لیکن یہاں جہاد سے مراد وہ لوگ ہیں جو مِسواک کی مشرُوعیّت کے منکر ہیں اور تارِکین (عمل نہ کرنے والے) مشرُوعیّت کے مُنْکِر نہیں۔

یہ صرف ایک ٹوتھ پیسٹ ہی نہیں بلکہ منہ کے تمام اَمراض کا مکمل علاج ہے۔ اس طرح کے ٹوتھ پیسٹ مختلف کمپنیوں میں تیار ہوتے ہیں اور بیش بہا قیمتوں سے بکتے ہیں دس پندرہ سال پہلے ایک کمپنی نے اس کی قیمت کا اعلان کیا۔

ٹوتھ پاؤڈر: دانتوں کی مختلف بیماریوں کے لئے مفید ہے۔ یہ برسوں پہلے کی بات ہے آج کل تو نرخ بالا کن (اور قیمت بڑھا) کہ اَرزانی ہنُوز (یہ قیمت کم ہے) والا معاملہ ہے قیمت صرف آٹھ روپے۔

مختلف قسم کے ٹوتھ پیسٹ میں سے میں نے ایک قسم کی قیمت دوکاندار سے پوچھی تو جواب ملا کہ بُرش سمیت ۱۵ روپے۔

مِسواک اور ٹوتھ پیسٹ: دورِ حاضر کی کمر توڑ مہنگائی میں ۱۵ روپے کے وہ بھی صرف تین ماہ کے لئے کیونکہ ٹوتھ پیسٹ کی ایک ڈبی زیادہ سے زیادہ تین ماہ تک چلتی ہے اور وہ بھی صرف ایک وقت استعمال کرنے سے اور مِسواک پہلے تو مفت مل جاتی ہے کیونکہ مِسواک کی لکڑیاں ہر ملک میں عام اور مفت پائی جاتی ہیں۔ زیادہ سے زیادہ شہروں میں کچھ قلتْ محسوس ہوتی ہے لیکن وہ بھی ثواب کے خواہاں حضرات مِسواک مساجد میں رکھ چھوڑتے ہیں اور ایک مِسواک چھ ماہ تک کام دیتی ہے وہ بھی اگر اسے پانچوں وقت استعمال کیا جائے۔

نوٹ: صرف اور صرف دین کے عشق یا کم از کم دین سے لگاؤ رکھنے والے احباب سے اپیل ہے کہ "اخبارِ جہان" کا مضمون پڑھ کر ٹوتھ پیسٹ کے عشق سے توبہ کر کے مِسواک کے عاشق بن جائیں تو سبحان اللہ۔

عملی جہاد: ایسے غافل لوگوں سے عملی جہاد ضروری ہے جیسے مولانا الحاج محمد الیاس عطارؔ قادری صاحب نے "دعوت اسلامی" کے رنگ میں جہادِ عملی کر دکھلایا ہے کہ اب ان کا ہر پیروکار مِسواک کا قائل نظر آتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ حضرات قمیض کی اگلی جیب کا ایک حصہ مِسواک کے لئے نمایاں رکھتے ہیں۔ کاش اس طرح ہر پیر اپنے مرید اور ہر استاد اپنے شاگرد اور ہر صاحبِ اثر اپنے حلقہ میں شریعت کے ہر مسئلہ کے اِحیاء (بقاء) کے لئے اس طرح کا عملی جہاد کرے تو بعید نہیں کہ ملک میں عملی طور نظامِ مصطفیٰ ﷺ قائم ہو جائیگا۔

مسئلہ: امام ابو حنیفہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مِسواک دین کے طریقوں سے ہے پس اس میں تمام حالتیں برابر ہیں۔[68] (شامی جلد 1 صفحہ 81) یعنی روزہ وغیرہ اور ہر حالت میں جائز ہے۔

---

[67] (فتاویٰ رضویہ، حصہ اول پارٹ 2، 816/1، رضافاؤنڈیشن، سن اشاعت 2006ء)

[68] (رد المحتار على الدر المختار، كتاب الطهارة، سنن الوضوء، 114/1، دار الفكر بيروت، الطبعة: الثانية، 1412ھ 1992م)

حضرت امام شافعی کے مذہب کے مطابق روزہ دار کے لئے زوال کے بعد مِسواک کرنا مکروہ ہے تاکہ اس کے منہ کی پسندیدہ بو ختم نہ ہو۔[69]

(شرح نووی علی المسلم جلد 1 صفحہ 127)

احناف نے اس استدلال کا یہ جواب دیا ہے کہ روزہ دار کے منہ کی ظاہری بو مراد نہیں بلکہ معنوی بو مراد ہے جو اللہ تعالیٰ کو پسند ہے۔

مستحباتِ مسواک: بہر حال مِسواک جب بھی کی جائے اَمرِ خیر (اچھا کام) ہے۔ خاص طور پر مندرجہ ذیل اوقات و مقامات میں مِسواک کرنا مستحب بیان کیا گیا ہے۔

(۱) وضو سے پہلے۔

(۲) قرآن پاک کی تلاوت کے لئے۔

(۳) دانتوں کی رنگت زرد پڑنے پر۔

(۴) نیند سے بیدار ہونے یا دیر تک بے خوابی کی وجہ سے بو آنے پر۔

(۵) تادیر خاموش رہنے کی وجہ سے منہ میں بد بو پیدا ہونے پر۔

(۶) بھوک کی وجہ سے منہ سے بد بو آنے پر۔

(۷) کھانا کھانے کے بعد بالخصوص اس صورت میں کہ بد بو ظاہر ہونے لگے۔

(۸) گھر میں پہلی بار داخل ہونے پر۔

(۹) لوگوں کے اجتماع کے وقت۔

(۱۰) مطالعہ کُتُبِ تفاسیر واحادیث اور فقہ کے وقت۔ (شامی جلد 1 صفحہ 81)

مِسواک کرنے کا طریقہ: کُلّی کرتے وقت مِسواک کرنا مسنون ہے۔ پہلے ایک دفعہ کُلّی کرکے پھر مِسواک داہنے ہاتھ میں اس طرح لے کہ مِسواک کے ایک سرے کے قریب انگوٹھا اور دوسرے سرے کے نیچے اخیر کی انگلی اور درمیان میں اوپر کی جانب اور انگلیاں رکھے اور اسے مٹھی باندھ کر نہ پکڑے۔ پہلے اوپر کے دانتوں کے طول میں داہنی طرف کرلے پھر بائیں طرف اسی طرح اور ایک بار مِسواک کرنے کے بعد مِسواک کو منہ سے نکال کر نچوڑ دے اور از سرِ نو (نئے) پانی سے بھگو کر پھر کرے۔ اسی طرح تین بار کرے۔ اس کے بعد مِسواک کو دیوار وغیرہ سے کھڑی کر کے رکھ دے۔ زمین پر ویسے ہی نہ رکھے دانتوں کی عرض میں مِسواک نہیں کرنی چاہیے۔ مِسواک کی فراغت کے بعد دوبارہ کُلّی کرے تاکہ کُلّی تین بار ہو جائے۔

فائدہ: اکثر فقہی مسائل گذشتہ اوراق میں آچکے ہیں لیکن پھر بھی احتیاطاً "بہارِ شریعت" سے نقل کئے جاتے ہیں تاکہ بحث تشنہ تکمیل (نامکمل) نہ رہے۔

مسئلہ: کم سے کم تین مرتبہ داہنے بائیں اوپر نیچے کے دانتوں میں مِسواک کرے اور ہر مرتبہ مِسواک کو دھولے اور مِسواک نہ بہت نرم ہو نہ بہت سخت اور پیلو یا زیتون یا نیم وغیرہ کڑوی لکڑی کی ہو میوے یا خوشبودار پھول کے درخت کی نہ ہو۔ چھنگلیا کے برابر موٹی اور زیادہ سے زیادہ ایک بالشت لمبی ہو اور اتنی چھوٹی بھی نہ ہو کہ مِسواک کرنا دُشوار ہو جو مِسواک ایک بالشت سے زیادہ ہو اس پر شیطان بیٹھتا ہے۔ مِسواک جب قابلِ استعمال نہ رہے تو اسے دفن کر دیں یا کسی جگہ

[69]) (المنهاج شرح صحيح مسلم بن الحجاج، كتاب الطهارة، بَابُ السِّوَاكِ، 143/3، دار إحياء التراث العربي بيروت، الطبعة: الثانية، 1392)

رکھ دیں کسی ناپاک جگہ نہ گرے کہ ایک تو وہ آلہ ادائے سُنّت ہے اس کی تعظیم چاہیے دوسرے آبِ دہن مسلم ناپاک جگہ ڈالنے سے خود محفوظ رکھنا چاہیے اسی لئے پاخانہ میں تھوکنے کو علماء نے نامناسب لکھا ہے۔

مسئلہ: مِسواک داہنے ہاتھ سے کرے اور اس طرح ہاتھ میں لے کہ چھنگلیا مِسواک کے نیچے اور بیچ کی تین انگلیاں اوپر اور انگوٹھا سرے پر نیچے ہو اور مٹھی نہ باندھے۔

مسئلہ: دانتوں کی چوڑائی میں مِسواک کرے لمبائی میں نہیں چِت لیٹ کر مِسواک نہ کرے۔

مسئلہ: پہلے داہنی جانب کے اوپر کے دانت مانجھے پھر بائیں جانب کے اوپر کے دانت پھر داہنی جانب کے نیچے کے اور پھر بائیں جانب کے نیچے کے۔

مسئلہ: جب مِسواک کرنا ہو تو اسے دھولے یونہی فارغ ہونے کے بعد دھوڈالے اور زمین پر پڑی نہ چھوڑدے بلکہ کھڑی رکھے اور ریشہ کی جانب اوپر ہو۔

مسئلہ: اگر مِسواک نہ ہو تو انگلی یا سنگین کپڑے سے دانت مانجھ لے یوں ہی اگر دانت نہ ہوں تو انگلی یا کپڑا مسوڑھوں پر پھیر لے۔

مسئلہ: مِسواک نماز کے لئے سُنّت نہیں بلکہ وضو کے لئے تو جو ایک وضو سے چند نمازیں پڑھے اس سے ہر نماز کے لئے مِسواک کا مطالبہ نہیں جب تک تَغَیُّرِ رَائِحَہ (بو تبدیل) نہ ہو گیا ہو ورنہ اس کے دفع کے لئے مستقل سُنّت ہے البتہ اگر وضو میں مِسواک نہ کی تھی تو اب نماز کے وقت کرلے۔[70]

وصلی اللہ تعالیٰ علی حبیبہ الکریم و علی آلہٖ واصحابہ اجمعین

۸ محرم ۱۴۲۲ھ بروز منگل ۹ بجے صبح (الحمد للہ علیٰ ذلک)

هذا آخر ما رقمه قلم

مدینے کا بھکاری

الفقیر القادری ابوالصالح محمد فیض احمد اُویسی رضوی غفرلہ

بہاول پور۔ پاکستان

70) (بہار شریعت، کتاب الطھارۃ، وضوء کی سنتیں، حصہ دوم ص294 الی 295، مکتبۃ المدینۃ،)